

پہلے اسٹریک نعمتی ایوارڈز تقسیم تقریب

اُن احبابِ نعمتی و مُلکی گامیوں اور گلری خود خارجی کا ترجیح ان
ماہنامہ ملکیہ اسلام آباد

جنوری - فروری 2022ء

1st Annual

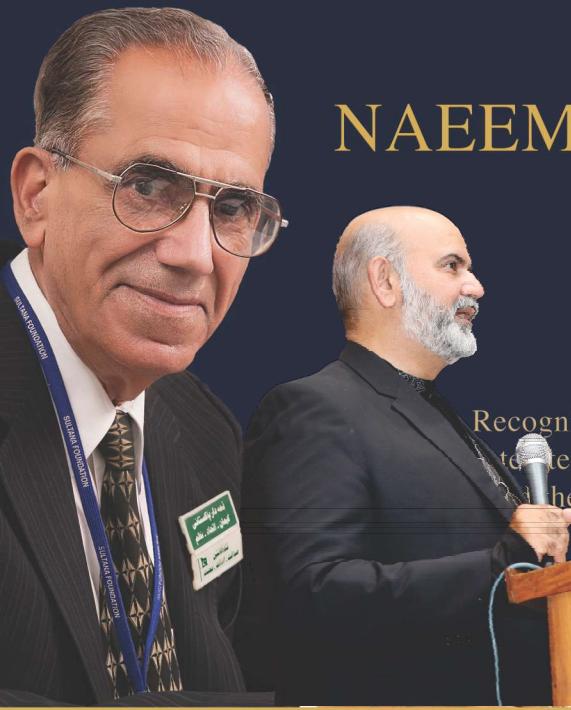
NAEEM GHANI AWARDS

21st February, 2022.

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدير

ہر فرد ہے ملت کے مقدار کا ستارہ

عاصم اقبال



Shaheen-e-Pakistan



Maymar-e-Pakistan



Excellence Award



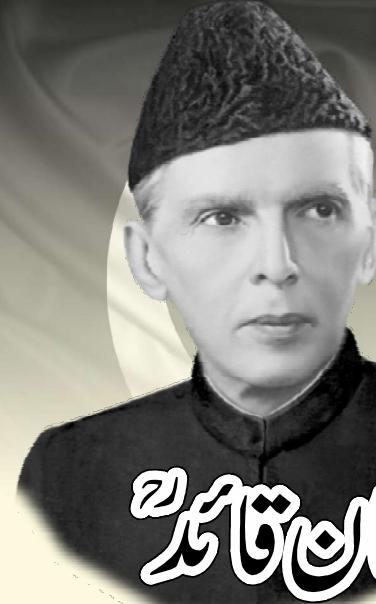
پرنسپ سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین، سلطانہ فاؤنڈیشن میں نئے تعلیمی سال 2022 کے لئے منتخب سٹوڈنٹس کو نسل کے ممبران کی حلف برداری کی ایک پروقار تقریب۔ واسیں چیئرمین محترم حسن نعیم نے طالبات سے خطاب کیا اور منتخب ممبران سے حلف لیا۔





افگارِ قیام

برتر از اندیشه سود و زیاں ہے زندگی
ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں ہے زندگی
اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سر آدم ہے، غمیر کن فکاں ہے زندگی



فرمانِ قیام

میں پاکستان کے لیے لڑ رہا ہوں،
کیونکہ ہمارے مسائل کا یہی ایک
عملی حل ہے۔ ہندوستان نہ تو ایک
ملک ہے اور نہ ہی ایک قوم۔

(میمن چیئر آف کامرنس، بہمنی۔ ۲۷ مارچ ۱۹۴۷ء)



دوسروں سے مدد کا انتظار کرنے کے بجائے ہم میں سے ہر ایک نے، اپنی صلاحیت اور اپنے وقت کو صحیح طور پر استعمال کرنا ہے اور اپنے لئے اور
اپنے ماحول میں دوسروں کے لیے بہتری پیدا کرنی ہے عمومی طور پر ملکی وسائل کو اشائے گنا جاتا ہے لیکن ہم پاکستانی عوام کی استعداد اور ان کی
توانائیوں کو قومی دولت اور اصل قوت سمجھتے ہیں۔ (ڈاکٹر نعیم غنی)



جنوری - فروری 2022ء شمارہ نمبر 1 جلد نمبر 22

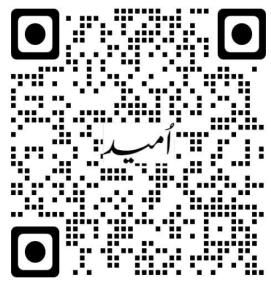


ستاروں پر جوڑا لتے ہیں کمند!

مصطفی حسن جناب حسن نعیم کے بیٹے اور بانی چیئر مین ڈاکٹر نعیم غنی کے پوتے ہیں۔ وہ پہلی سالانہ تقریب نعیم غنی ایوارڈز میں شریک ہوئے۔ جناب حسن نعیم نے اکشاف کیا کہ مصطفیٰ نے جو واسکٹ پہن رکھی ہے وہ ڈاکٹر نعیم غنی (جنت نصیب) کی ہے مصطفیٰ کو سچ پرانے کی دعوت دی گئی۔ اس نوجوان کی شکل و صورت اور چلے کا انداز ہو ہو ڈاکٹر صاحب جیسا لگ رہا تھا۔ پوچھا گیا آپ نے یہ واسکٹ درزی سے اپنے سائز کے مطابق کروائی ہے؟ ”نبی میرے دادا بھی سلم اور سمارٹ تھے۔ مصطفیٰ نے مکراتے ہوئے جواب دیا۔“ مصطفیٰ نے کمال اعتماد کے ساتھ حاضرین کے سامنے ڈاکٹر صاحب کے مشن کو اپنی زندگی کا مشن بنانے کا اعلان کیا۔ ایسے ہی نوجوانوں کے بارے میں اقبال نے کہا تھا۔

ایڈیٹر
محبت مجھے ان جوانوں سے ہے ستاروں پر جوڑا لتے ہیں کمند

03	اداریہ	چیئر مین کا پیغام
04	محمد پرویز جگوال	پہلی سالانہ نعیم غنی ایوارڈ تقریب (رپورٹ)
11	محمد پرویز جگوال	راونڈ اپ
15	امید ڈیک	رائٹر کلب
25	سلمان تنیم غنی	ڈیجیٹل مارکیٹنگ کورس (انٹرویو)
27	محمد پرویز جگوال	سامجی ذمہ داریاں اور قومی شناخت
28	قیصر ریاض	عزت نفس
30	ریحانہ اکبر	خود شناسی سے خدا شناسی تک
32	اویس اکبر	پاکستان کا سالانہ پلان اور فنڈز کی تقسیم
35	علی عمر الاطھری	پیام نو: نیاسال۔ تبدیلی کا ایک موقع
36	کہکشاں علی	کالج آف کامرس سپورٹس گالا 2022 (رپورٹ)
38	نورین بی بی	اسٹینٹ ہیلتھ آفیسرز کی تقریب تقسیم استاد (رپورٹ)
41	رفعت رشید	بزم نونہال
46	نورین بی بی	پچن



خط و کتابت: ماہنامہ امید، نعیم غنی سٹریٹ، سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس
فراش ٹاؤن، ہنزہ روڈ، اسلام آباد

فون: 051-2618201
P.O Box: 2700, Islamabad
Umeed@sultanafoundation.org
www.sultanafoundation.org

قیمت: 50 روپے

فاؤنڈر پیٹرین	: ڈاکٹر نعیم غنی
چیف ایڈیٹر	: حسن نعیم
ایڈیٹر	: بیگ راج
سینٹرال سوسی ایٹ ایڈیٹر	: محمد پرویز جگوال
ایڈیٹر ایڈیٹ ایڈیٹر	: رفت رشید
اسٹینٹ ایڈیٹر	: نورین بی بی
علی عمر	: گراف ڈیزائنر
اویس اکبر، ناسک نذیر	: ایڈیٹر و کیسرہ میں

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ	محترمہ غزال سرور
محمد پرویز جگوال	قیصر ریاض
ایڈواائزرز	ریحانہ اکبر
میاں محمد جاوید (سابق چیئر مین چیئر)	ڈاکٹر انعام الرحمن
(اسکار)	سلمان تنیم
میمنٹ ٹرینر	

اصلاح فکر ایجکیشن اینڈ ویلفیئر ٹرست (رجسٹریشن)
پراجیکٹس

سلطانہ فاؤنڈیشن نعیم غنی سٹریٹ ہیلتھ کیسری موز

ٹرست ممبران

- ★ ڈاکٹر نعیم غنی (چیئر مین)
- ★ ڈاکٹر نعیم غنی
- ★ عبد العزیز سدھل
- ★ سلمان تنیم غنی
- ★ بریگیڈر ڈاکٹر احسان قادر
- ★ چوہدری عامر اسلام
- ★ ڈاکٹر فہد عزیز
- ★ میاں محمد عرفان شخ

اصلح فکر ایجکیشن اینڈ ویلفیئر ٹرست کے تحت نعیم غنی سٹریٹ ہیلتھ کیسری موز نے خورشید پرائز، اسلام آباد سے چپا کر دفتر اہمیت "امید" سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس، فراش ٹاؤن، ہنزہ اڑوڑ، اسلام آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر

نومتحب چیئرمین کا عزم نو

اداریہ

ڈاکٹر ندیم نعیم کا تعلق شعبہ طب سے ہے۔ وہ نامور کارڈیاوجیسٹ کے طور پر متعارف ہیں۔ گزشتہ 15 برس سے اصلاح فکر ٹرست / سلطانہ فاؤنڈیشن فری میڈیکل لینک کی ذمہ داریاں نجماں رہے ہیں۔

انہوں نے حال ہی میں بطور چیئرمین ٹرست اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ ڈاکٹر ندیم صاحب نے ایک ملاقات میں بتایا، ”اصلاح فکر ٹرست اور اس کے تعلیمی و تربیتی پروجیکٹ سلطانہ فاؤنڈیشن کا

کی عزت و احترام میں کوئی فرق نہ آنے دیں۔“

ڈاکٹر ندیم نعیم کی مختصر گفتگو سے ایک واضح پیغام ملتا ہے کہ منتخب چیئرمین، واصل چیئرمین اور ڈائریکٹر زبانی چیئرمین ڈاکٹر نعیم غنی کے روشن نقش پا پر نہ صرف چلتے رہنے کا جذبہ رکھتے ہیں بلکہ وعدہ، تعمیر پاکستان کی کوششوں کو نئی جہتوں تک پہنچانا



چاہتے ہیں۔ گذشتہ دو ماہ میں اس حوالے سے نمایاں اقدامات سامنے آئے ہیں۔ سلطانہ فاؤنڈیشن میں کرونائی و قفرے کے بعد ایسی تربیتی سرگرمیاں تیز کر دی گئی ہیں جن کا مقصد افراد کی تعمیر کا ہدف ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ نومتحب مینجنٹ کو اللہ تعالیٰ ہمت عطا کرے اور سلطانہ فاؤنڈیشن میں زیر تعلیم پچے واقعی معاشرے اور ملک کے لیے سلطانہ اور سلطان بن کر سامنے آسکیں۔ آمین

ایڈیٹر: بیگ راج

ڈاکٹر ندیم نعیم کا تعلق شعبہ طب سے ہے۔ وہ نامور کارڈیاوجیسٹ کے طور پر متعارف ہیں۔ گزشتہ 15 برس سے اصلاح فکر ٹرست / سلطانہ فاؤنڈیشن فری میڈیکل لینک کی ذمہ داریاں نجماں رہے ہیں۔

انہوں نے حال ہی میں بطور چیئرمین ٹرست اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ ڈاکٹر ندیم صاحب نے ایک ملاقات میں بتایا، ”اصلاح فکر ٹرست اور اس کے تعلیمی و تربیتی پروجیکٹ سلطانہ فاؤنڈیشن کا

مشن تعمیر
معاشرہ ہے۔

اس کا طریقہ
کار بھی بانی
چیئرمین ڈاکٹر
نعمیم غنی نے
نے بتا دیا۔
بلکہ اس پر عمل

کر کے بھی دکھا دیا۔ ہمیں ڈاکٹر صاحب کے بتائے ہوئے راستے پر نہ صرف پوری رفتار سے آگے بڑھتے جانا ہے بلکہ افراد کی تعمیر کے جدید ترین تقاضوں کو بھی متعارف کروانا ہے۔ ہم کہاں تک کامیاب ہوں گے یہ تو فیض کی بات ہے۔ ڈاکٹر صاحب جیسے لوگ تو کبھی کبھار ہی پیدا ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی پھیلائی ہوئی روشنی ہمارے لئے سب سے بڑی سہولت ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن کا شفاف ہمارا بڑا اثاثہ ہے، خصوصاً یہاں کے اساتذہ اور ان کا خلوص ہمارے راستے کی ہر رکاوٹ دور کرتا ہے۔

پہلی سالانہ تقریب تقسیم

نعم غنی ایوارڈز

رپورٹ: محمد پرویز جگوال

ڈاکٹر نعیم غنی، بانی چیئر مین سلطانہ فاؤنڈیشن کی تعلیمی، قوی معاشرہ کے روح روائی ہیں۔

شاہین پاکستان کا ایوارڈ طلبہ و طالبات کے لئے مختص کیا گیا۔

ہمارے طلباء ہمارا مستقبل ہیں۔ ہم ان شاہینوں کے دل، دماغ اور نظر سے اپنا مستقبل کو دیکھیں اور سنوار رہے ہیں۔ یہ ہمارے ذہین طلبہ شاہین کی تقریب تقسیم ایوارڈ 21

شاہین پاکستان ایوارڈ سے نوازا گیا۔

خدمت کے شاندار 25

سال کا ایوارڈ ان افراد کو دیا گیا جنہوں نے عزم و یقین اور اخلاص کے ساتھ سلطانہ فاؤنڈیشن کا حصہ بن کر 25 سال یا اس سے زائد قوم کی خدمت کی۔ اپنے اداروں کے ہم قدم رہے، اصلاح فکر مشن پر ان کا یقین کامل تھا۔ انہوں نے

رہنمای کام کیا۔ محترم ڈاکٹر نعیم غنی (بانی چیئر مین) ان افراد کو صوفیاء کہا

کرتے تھے جو بلٹ اور بے غرض خدمت کرتے رہے ہیں۔

تقریب میں کثیر تعداد میں طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔

ایڈمن آفس اور چیئر مین آفس نے تقریب کے انعقاد میں نعیم غنی سینٹر کی

ٹیم کا بھرپور ساتھ دیا۔

چیئر مین سلطانہ فاؤنڈیشن ڈاکٹر ندیم نعیم اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ اپنی نوعیت کی اس پہلی تقریب میں وائس چیئر مین

اور انسانیت کے لیے کی گئی فلاجی خدمات کی یاد میں اصلاح فکر ٹرست

نے سلطانہ فاؤنڈیشن میں بہترین کارکردگی کے حامل اساتذہ، طلبہ اور سٹاف کے لئے نعیم غنی ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلہ میں پہلی

فروری 2022 کو ایس بی ایس

اؤ یوریم میں منعقد کی گئی۔

21 فروری بانی چیئر مین ڈاکٹر نعیم غنی کا یوم پیدائش بھی ہے۔

سلطانہ فاؤنڈیشن کے تمام

اسکولز اور کالجز کے سربراہان سے

اس ایوارڈ کے لیے اساتذہ اور طلبہ کو نامزد کرنے کی درخواست کی گئی۔ اس کے لیے ایک بنیادی

Criteria طے کیا گیا۔ جس کے تحت نامزدگیاں کی گئیں۔

کیم فروری 2022ء تک نامزد گیوں کو مکمل کیا گیا جس میں

مختلف پہلوؤں کو منظر رکھ کر باریک بینی سے افراد کے نام فائل کیے گئے۔

اس ایوارڈ کا بنیادی خاکہ یہ تھا:

معمار پاکستان کا ایوارڈ حقیقی معنوں میں ان افراد کے لئے ہے جو کہ اس قوم کے حقیقی معماں ہیں۔ جو سلطانہ فاؤنڈیشن کے مشن تغیر

ایوارڈ کی تقسیم میں سب سے پہلے خوبصورت، سنہری اور دھاتی ایوارڈ 'معمار پاکستان' چیئر مین ڈاکٹر ندیم نعیم صاحب کے بدمست اساتذہ کو عطا کئے گئے۔ شاہین پاکستان کے ایوارڈ و اس چیئر مین آئیڈمکس انجینئر خالد محمود نے نامزد طلبہ و طالبات میں تقسیم کیے۔ جبکہ ڈاکٹر یکٹرا ایڈمین ڈاکٹر نعیم غنی صاحب نے خدمت کے شاندار 25 سال کے ایوارڈ نامزد شاف میں تقسیم کیے۔ سپورٹس اینڈ سکاؤنٹگ میں بہترین خدمات کا اپیشل ایوارڈ سلطانہ فاؤنڈیشن بواز نہائی سکول کے سپورٹس انسٹرکٹر جناب سرور ڈوگر کو عطا کیا گیا۔

تمام ایوارڈ حاصل کرنے والوں کو نقد انعام سے بھی نوازا گیا۔ تصاویر بنوانے کے لیے پروگرام کے آخر میں شرکاء، بہت پر جوش نظر آئے اور انہوں نے نئی انتظامیہ کے ساتھ تصاویر بنوانی میں۔ پروگرام کے اختتام پر مہمانوں نے طالبات کی طرف سے اپنے ہاتھوں سے بنائی گئی اشیاء کے اسٹالز کا وزٹ کیا اور اشیاء خریدیں شرکاء اور مہمانوں کے لیے پروگرام کے آخر میں بلڈنگ نمبر 3 میں ریفریشمٹ کا انتظام کیا گیا۔



Maymar-e-Pakistan

انجینئر خالد محمود صاحب اور تمام ڈاکٹر یکٹر ز، سربراہان ادارہ جات اور دیگر شاف نے شرکت کی۔ ڈاکٹر نعیم غنی (بانی چیئر مین) کے خاندان کے افراد کے علاوہ نئے منتخب کردہ بورڈ آف ڈاکٹر یکٹر ز کے ممبران نے بھی شرکت کی۔

نعمیم غنی سینٹر کی ٹیم نے سینٹر کے انتہائی متحرک ایگزیکٹو ڈاکٹر حسن نعیم کی سربراہی اور رہنمائی میں بہت عملگی سے اس تقریب کا انتظام کیا۔ ہیڈ آف میڈیا اینڈ پبلیکیشن جناب بیگ راج نے پروگرام میں کمپیئرنگ کے فرائض سرانجام دیے۔ جبکہ ریسرچ سکالر محمد پرویز جگوال اور قیصر ریاض نے Nominees کے اعلانات کیے۔

سلطانہ فاؤنڈیشن کالج آف کامرس اور پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین کی طالبات نے تلاوت، نعت اور کلام اقبال پیش کیا۔

مسٹر حسن نعیم ایگزیکٹو ڈاکٹر نعیم غنی سینٹر نے نعیم غنی ایوارڈ کے مقاصد بیان کیے۔ جبکہ چیئر مین ڈاکٹر ندیم نعیم نے اساتذہ کا کردار اور بانی چیئر مین ڈاکٹر نعیم غنی کے وظن پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔



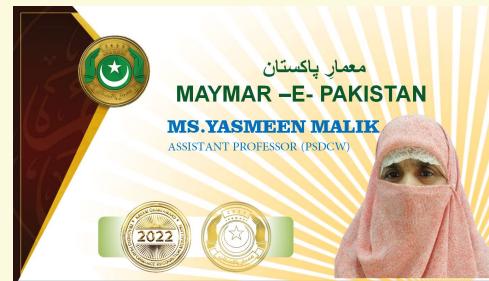
Maymar-E-Pakistan



ڈاکٹرنیز اکٹ علی صاحب

اسٹنٹ پروفیسر سلطانہ فاؤنڈیشن کالج آف کامرس

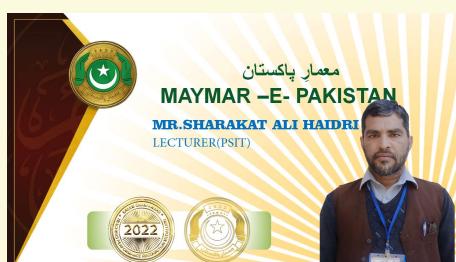
جو عرصہ 8 سال سے درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ بطور معلم انھوں نے 2003 میں خدمات کا آغاز کیا۔ سال 2005 میں سلطانہ فاؤنڈیشن سے وابستہ ہوئے۔ اس وقت وہ کالج آف کامرس میں کامرس مضامین کی تدریس کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔ ان کی کلاس کا رزلٹ ہمیشہ 79% سے زیادہ رہا۔ محمد ڈاکٹر نیز اکٹ علی صاحب پیش تدریس میں انتہائی مہارت رکھتے ہیں۔ عملی مظاہرہ کے ساتھ تعلیم و تدریس ان کی ہمیشہ کوشش ہی ہے۔ ادارہ کے طلبہ و طالبات کی پسندیدہ شخصیت ہیں۔ ادارہ کے انتظامی امور میں بھی اپنا بھرپور کاروبار ادا کرتے ہیں۔ وقت کے پابند، بالآخر، پیش تدریس کے ساتھ گاہ۔ ان کی خدمات کو منظر رکھتے ہوئے اصلاح فکر ریاست کی جانب سے انھیں نیم غنی ایوارڈ دیا گیا۔



مس یاسمین ملک صاحبہ

اسٹنٹ پروفیسر سلطانہ فاؤنڈیشن، پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین۔ عرصہ 14 سال سے درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ بطور معلم انھوں نے 2007 میں خدمات کا آغاز کیا۔ سال 2007 میں سلطانہ فاؤنڈیشن سے وابستہ ہوئیں۔ اس وقت وہ پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین میں تدریس کا فریضہ سر انجام دے رہی ہیں۔ ان کی کلاس کا رزلٹ زیادہ تر 90% سے زائد رہا۔ محترمہ مس یاسمین ملک صاحبہ اپنے مضمون کی ماہر۔ خوش اخلاق، وقت کی پابند۔ طالبات کی تربیت اور وطن عزیز کے لئے جذبہ حب و لوطنی ابھارنے میں پیش پیش۔ ان کی پیش و رانہ مہارت اور خوش اخلاقی کی بدولت طالبات کی پسندیدہ معلومات میں شارکی جاتی ہیں۔

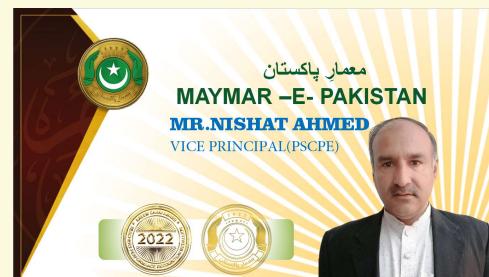
ان کی خدمات کو منظر رکھتے ہوئے اصلاح فکر ریاست کی جانب سے انھیں نیم غنی ایوارڈ دیا گیا۔



جناب شراکت علی حیدری صاحب

لیکچر سلطانہ فاؤنڈیشن، پرس سلمان انسٹی ٹیوٹ آف ہینانا لوگی

جو عرصہ 2 سال سے درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ بطور معلم سال 2000 میں سلطانہ فاؤنڈیشن سے وابستہ ہوئے۔ اس وقت وہ پرس سلمان انسٹی ٹیوٹ آف ہینانا لوگی میں AT کے مضامین کی تدریس کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔ ان کی کلاس کا رزلٹ ہمیشہ 95% سے زیادہ رہا۔ محترم شراکت علی حیدری صاحب تدریس کے ساتھ ساتھ ادارہ کی بہت سی دیگر سرگرمیوں میں شامل رہتے ہیں۔ اپنے مضمون میں انتہائی مہارت رکھتے ہیں۔ بہت ملکدار اور بالآخر شخصیت ہیں۔ ان کی خدمات کو منظر رکھتے ہوئے اصلاح فکر ریاست کی جانب سے انھیں نیم غنی ایوارڈ دیا گیا۔



جناب نشاط احمد ستی صاحب۔

وائس پرنسپل پرس سلمان کالج آف پرنسپل ایجوکیشن، سلطانہ فاؤنڈیشن۔ عرصہ 7 سال سے درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ بطور معلم انھوں نے 2001 میں اپنی خدمات کا آغاز کیا۔ سال 1995 میں سلطانہ فاؤنڈیشن سے وابستہ ہوئے۔ اس وقت وہ پرس سلمان کالج آف پرنسپل ایجوکیشن میں بطور لیکچر پاک سلیڈز کی تدریس کے ساتھ ساتھ بطور وائس پرنسپل انتظامی امور میں بھی اہم کاروادا کر رہے ہیں۔ بطور معلم ان کی کلاس کا رزلٹ ہمیشہ 90 فیصد سے زائد رہا۔ جملہ ہم نصابی سرگرمیوں کے روایا اور ہدایت یعنی شخصیت ہیں۔ ان کی خدمات کو منظر رکھتے ہوئے اصلاح فکر ریاست کی جانب سے انھیں نیم غنی ایوارڈ دیا گیا۔



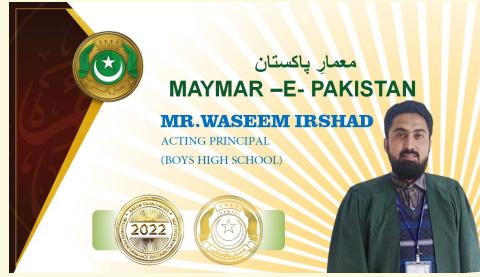
محترمہ نبیلہ کیانی صاحبہ

وأس پرنسپل سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول

جو عرصہ 8 سال سے درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ بطور معلّمہ سال 2004 میں سلطانہ فاؤنڈیشن سے وابستہ ہوئیں۔ اس وقت وہ سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول میں درس و تدریس کا فریضہ سراجِ حامد دینے کے ساتھ ساتھ ادارہ میں بطور واؤ اپنی بھی خدمات سراجِ حامد دے رہی ہیں۔ تعلیم و تدریس کے عمل میں ان کی کارکردگی ہمیشہ بہت شاندار ہے۔

محترمہ مس نبیلہ کیانی صاحبہ تدریس کے ساتھ ساتھ انتظامی امور میں بھی اپنی مہارت رکھتی ہیں۔ پرائمری سکول کے نئے منئے پیچوں کی تدریس کے ساتھ ساتھ علی سرگرمیوں کے انعقاد میں بھی پیش پیش رہتی ہیں۔ وقت کی پابندی، اپنے پیش کے ساتھ اپنی تخلص، پیش تدریس کے ساتھ اپنی لگاؤ، درس و تدریس میں مہارت کے ساتھ بہترین اخلاق کی مالک ہیں۔

ان کی خدمات کو منظر رکھتے ہوئے اصلاح فکر ٹرست کی جانب سے انہیں نعمٰنی ایوارڈ دیا گیا۔



جناب وسیم ارشاد صاحبہ

ائیمیکل پرنسپل، سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہ بائی سکول۔

عرصہ 6 سال سے درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ بطور معلم اخوب نے 2006 میں اپنی خدمات کا آغاز کیا۔ سال 2006 میں سلطانہ فاؤنڈیشن سے وابستہ ہوئے۔ اس وقت وہ سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہ بائی سکول بطور ایمیکل پرنسپل افرائض سراجِ حامد دینے کے ساتھ ساتھ ریاضی کی تدریس کا فریضہ بھی سراجِ حامد دے رہے ہیں۔ تدریس کے ساتھ ساتھ بطور سربراہ ادارہ پرنسپل انتظامی امور میں بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ تدریس میں ان کی کلاس کا رزلٹ ہمیشہ 90% فیصد سے زائد رہا۔ جملہ ہم نصابی سرگرمیوں کے روح روائی اور ہر دفعہ یہ خصیت ہیں۔

ان کی خدمات کو منظر رکھتے ہوئے اصلاح فکر ٹرست کی جانب سے انہیں نعمٰنی ایوارڈ دیا گیا۔



من ستارہ ظفر صاحبہ

معلم سلطانہ فاؤنڈیشن پرنسپل چلڈرن سکول

جو عرصہ 13 سال سے درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ بطور معلم اخوب نے 2009 میں خدمات کا آغاز کیا۔ سال 2010 میں سلطانہ فاؤنڈیشن سے وابستہ ہوئیں۔ اس وقت وہ پرنسپل چلڈرن سکول میں ریاضی کے ساتھ ساتھ مختلف مضامیں کی تدریس کا فریضہ سراجِ حامد دے رہی ہیں۔ ان کی کلاس کا رزلٹ ہمیشہ بہت اعلیٰ رہا۔

محترمہ مس ستارہ ظفر صاحبہ تدریس کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں کے انتظامات میں بھرپور کردار ادا کرتی ہیں۔ قوم کے ان پیش افراد کے ساتھ ان کی محنت، محبت اور کام اپنائی قابل قدر ہے۔ وقت کی پابندی، اپنے پیش کے ساتھ اپنی تخلص، بلنسا، درس و تدریس میں مہارت رکھتے ہیں اور بہترین اخلاق کی مالک ہیں۔

ان کی خدمات کو منظر رکھتے ہوئے اصلاح فکر ٹرست کی جانب سے انہیں نعمٰنی ایوارڈ دیا گیا۔



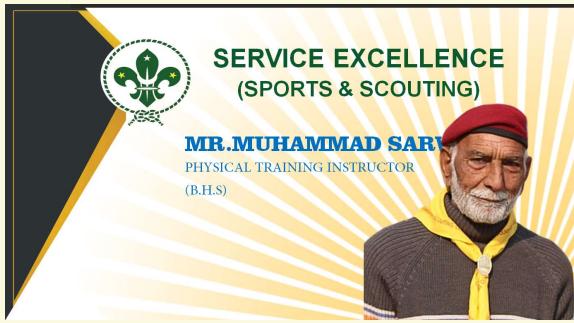
محترمہ شمینہ رانی صاحبہ

وأس پرنسپل سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز بائی سکول

جو عرصہ 2 سال سے درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ بطور معلمہ سن 2000 میں سلطانہ فاؤنڈیشن سے وابستہ ہوئیں۔ اس وقت وہ سلطانہ فاؤنڈیشن بائی سکول میں درس و تدریس کا فریضہ سراجِ حامد دینے کے ساتھ ساتھ ادارہ میں بطور واؤ اپنی بھی خدمات سراجِ حامد دے رہی ہیں۔ بطور معلمہ ان کی کارکردگی ہمیشہ بہت شاندار ہے۔

محترمہ مس شمینہ رانی صاحبہ تدریس کے ساتھ ساتھ انتظامی امور میں بھی پیش پیش رہتی ہیں۔ ادارہ کی ہم نصابی سرگرمیوں کے علاوہ طالبات میں ثبت موٹیویشن کے لئے ہمیشہ کوشش رہتی ہیں۔ اپنی اخلاق اور ملنوارث خصیت ہیں۔ اپنے ادارہ کے شفاف اور طالبات کے مسائل کے حل کے لئے ہم وقت تیار رہتی ہیں۔ اپنے عمل و کردار سے اپنی طالبات کے لئے ایک آئندیل ہیں۔

ان کی خدمات کو منظر رکھتے ہوئے اصلاح فکر ٹرست کی جانب سے انہیں نعمٰنی ایوارڈ دیا گیا۔



SERVICE EXCELLENCE (SPORTS & SCOUTING)

MR. MUHAMMAD SARFRAZ
PHYSICAL TRAINING INSTRUCTOR
(B.H.S)

جناب سرور ڈوگر شاہد صاحب۔

سپورٹس انجمن، سلطانہ فاؤنڈیشن بوازیہائی سکول۔

سلطانہ فاؤنڈیشن بوازیہائی سکول سن 2000 سے فیڈرل بورڈ کے سپورٹس کے مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتا آ رہا ہے۔ مسلسل 11 مرتبہ ہائی چینپکن شپ جیتنے اور 2 مرتبہ رزاپ رہنے کے اعزاز کے ساتھ ساتھ کرکٹ میں 2 مرتبہ رزاپ کا اعزاز بھی حاصل کیا۔

کھیلوں میں اس نمایاں کارکردگی کے روایتی سرور ڈوگر صاحب ہیں۔ جن کا اپنے پیشہ سے لگاؤ ان کی نمایاں خاصیت ہے۔ ذکرہ اعزازات ان کی محنت کا نتیجہ ہیں۔ ان کا ایک اور اہم کارنامہ سلطانہ فاؤنڈیشن بوازیہائی سکول کو پاکستان سکاؤٹس ایسوی ایشن کے ساتھ مشلک کرنا اور ادارہ کے پچوں کو سکاؤٹس ایسوی ایشن کی سرگرمیوں میں حصہ لینے اور ان کی تربیت میں بھرپور کردار ادا کرنا ہے۔ ادارہ کے سکاؤٹس پاکستان بھر میں ہونے والی سرگرمیوں میں سرور ڈوگر صاحب کی نگرانی میں حصہ لیتے ہیں۔

2004 سے مسلسل بوازیہائی سکول کے طلبہ سمرٹریننگ کمپ مری میں شرکت کرتے آ رہے ہیں۔ 2006 میں پاکستان سکاؤٹس ایسوی ایشن کی طرف سے بوازیہائی سکول کے طالب علم کو گولڈ میڈل سے نوازا گیا۔ 2005 میں آزاد کشمیر میں آئے زلزلہ میں بانی جیبز میں سلطانہ فاؤنڈیشن، ذا کثر نیجم غنی کی ہدایت پر ادارہ کے سکاؤٹس کے ساتھ متاثرہ علاقوں میں جا کر مدد اور ہم کی۔

ان کی خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے اصلاح فکر ٹرست کی جانب سے انھیں سپیشل ایوارڈ سے نوازا گیا۔

انسان کی سب سے اچھی

خصلت اس کی سخاوت ہے۔



معمار پاکستان
MAYMAR -E- PAKISTAN
MARYAM GUL
TEACHER(JYSC)

محترمہ مریم گل صاحبہ

سلطانہ فاؤنڈیشن، جسٹس یوسف صراف سنٹر کی معلقہ

سال 2011 میں سلطانہ فاؤنڈیشن سے وابستہ ہوئیں۔ اس وقت وہ جسٹس یوسف صراف سنٹر میں انگلش مضمون کی تدریس کا فریضہ سر انجام دے رہی ہیں۔ ان کی کلاس کا ریٹن 90% سے زیادہ رہا۔

محترمہ مس مریم گل صاحبہ تدریس میں انتہائی مہارت رکھتی ہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت سے انتہائی لگاؤ رکھتی ہیں۔ بچوں میں جذبہ عمل و حب الوطنی پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش رہتی ہیں۔ وقت کی پابندی، اپنے پیشہ کے ساتھ انتہائی مخلص، با اخلاق، پیشہ تدریس کے ساتھ انتہائی لگاؤ رکھتی ہیں، درس و تدریس میں مہارت کے ساتھ ایک ملمسار خصیت بھی ہیں۔

ان کی خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے اصلاح فکر ٹرست کی جانب سے انھیں نیم غنی ایوارڈ دیا گیا۔

انسان

انسان کی سب سے بڑی

صلاحیت سکھلانے

کی استعداد ہے۔

25 Years Service Excellence Awards

عابدہ نور صاحبہ: 27 سال 8 ماہ اور 16 دن کے ساتھ



سلطانہ فاؤنڈیشن میں سب سے زیادہ عرصہ سے کام کرنے والی شخصیت ہیں۔ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں بطور ریپیشنٹ ذمہ داری نجما رہی ہیں۔ انتہائی محنتی، باخلاق اور اپنے کام میں ماہر۔

نصرت تاج صاحبہ: 27 سال 8 ماہ سے سلطانہ فاؤنڈیشن



کے ساتھ مسلک ہیں۔ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں بطور ریپیشنٹ ذمہ داری نجما رہی ہیں۔ بہت دل سے کام کرنے والی، محنتی اور باخلاق شخصیت ہیں۔

محمد شبیر صاحب. جو عرصہ 26



سال اور 10 ماہ سے سلطانہ فاؤنڈیشن کے ساتھ بطور رائیور اپنی ڈیوٹی نجما رہے ہیں۔ انتہائی فرض شناس انسان ہیں۔

ظفر اقبال صاحب. عرصہ 25 سال 1 ماہ سے سلطانہ



فاؤنڈیشن ایڈمن آفس میں بطور آفس بوائے انتہائی محنت اور ذمہ داری کے ساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

منتھابی بی۔ پرس سلطانہ ذگری کا لمحہ برائے خواتین کے



ساتھ 26 سال 4 ماہ سے بطور آیا اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں۔ محنتی، وقت کی پابند اور ادارہ کے ساتھ انتہائی اخلاق سے کام کرنے والی ہیں۔

ستار مسیح صاحب. 26 سال 10 ماہ سے سلطانہ فاؤنڈیشن

کے ساتھ مسلک ہیں۔ انتہائی محنتی اور باخلاق شخصیت ہیں۔ بانی چیز میں ڈاکٹر غیم غنی اکثر ان کی مثال دیا کرتے تھے۔

گلزار مسیح صاحب. عرصہ 26 سال 5 ماہ سے سلطانہ

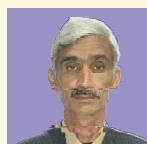
فاؤنڈیشن کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ محنتی، ملنسار اور اپنے کام میں بہت خلوص رکھتے ہیں۔

نشاط احمد سنتی صاحب۔



پرس سلطانہ فاؤنڈیشن کا لمحہ آف پروفیشنل ایجوکیشن، واس پرنسپل 26 سال اور 8 ماہ سے اس ادارہ کے ساتھ مسلک ہیں۔ معمار پاکستان ایوارڈ بھی حاصل کر چکے ہیں۔

محمد رازق صاحب۔ 25 سال اور 7 ماہ



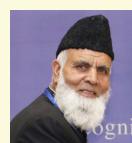
سے سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہ بھائی سکول کے ساتھ بطور معلم مسلک ہیں۔ بہت محنتی اور ملنسار شخصیت ہیں۔

سید افضل حسین شاہ صاحب۔ عرصہ 26 سال اور



10 ماہ سے سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہ بھائی سکول کے ساتھ بطور معلم کام کر رہے ہیں۔ ادارہ کے ڈپلمن انجارج میں۔ بہت محنتی اور سماجی شخصیت ہیں۔

رحم بادشاہ صاحب۔ 26 سال اور 4 ماہ سے سلطانہ



فاؤنڈیشن بوائزہ بھائی سکول کے ساتھ بطور معلم کام کر رہے ہیں۔ بطور لگش ٹیچر ہمیشہ شاندار کارکردگی و کھاتی۔

ناضمه شاہین صاحبہ۔ گزشتہ 25 سال سے سلطانہ



فاؤنڈیشن پرائمری سکول کے ساتھ مسلک ہیں۔ بہت محنتی۔ پچوں کے ساتھ پیار کرنے والی اور باخلاق شخصیت ہیں۔

شبانہ کوثر صاحبہ۔ عرصہ



26 سال 10 ماہ سے سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول کے ساتھ مسلک ہیں۔ وقت کی پابند، باخلاق اور محنتی شخصیت ہیں۔



مسرت یاسمین صاحبہ۔ عرصہ 26 سال 10 ماہ سے سلطانہ

فاؤنڈیشن پرائمری سکول کے ساتھ مسلک ہیں۔ پچوں کے ساتھ بہت شفقت رکھتی ہیں، تدریس سے بہت لگا و رکھتی ہیں اور ہر کام میں پیش پیش رہتی ہیں۔

Shaheen-E-Pakistan



شابین پاکستان
SHAHEEN -E- PAKISTAN

Ahmed Sajjad
3rd Year Computer Hardware Technology





شابین پاکستان
SHAHEEN -E- PAKISTAN

Aleena Rubab
ADP-I




احمد سجاد۔ پرس سلمان انسٹی ٹیوٹ آف نیکنالوجی میں ایسی ایک انجینئرنگ کے طالب علم ہیں۔ سال اول اور سال دو میں 71% مارکس حاصل کر چکے ہیں۔ بہت محنتی اور ہونہار طالب علم ہیں۔



شابین پاکستان
SHAHEEN -E- PAKISTAN

Asif Dil Khan
ADC-I




آصف دل خان۔ طالب علم، سلطانہ فاؤنڈیشن، کالج آف کارمس ADC-I کے طالب علم ہیں۔

میٹرک میں 78% اور آئی کام میں 91% مارکس کے ساتھ نمایاں رہے۔ کھیلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ بہترین لیڈر شپ کو اٹی کے حامل ہیں۔ کالج میں ہر سرگرمی میں پیش پیش رہتے ہیں۔

علینہ رباب۔ طالبہ ADP-I (Science Group) پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین۔ میٹرک 47% اور ایف ایس سی 91% مارکس کے ساتھ پاس کی۔ سٹوڈنٹس کالج کونسل کی 2021-2022 کی Vice-President ہیں۔ ہر سرگرمی میں بہت دلچسپی سے حصہ لیتی ہیں۔ بہت ذمہ دار اور ریگولر طالبہ ہیں۔



شابین پاکستان
SHAHEEN -E- PAKISTAN

Alisha Qadeer
Pre Medical-II




علیشہ قدیر۔ Pre-Medical-II کی طالبہ ہیں۔ طالبہ پرس سلمان کالج آف پروفیشنل ایجوکیشن (A-Part F.Sc) میں 96.8% مارکس کے ساتھ نمایاں پوزیشن پر ہیں۔ بہت محنتی، ریگولر اور ہم نصابی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔



Report by: Media and Publication Department
Naeem Ghani Center
Sultana Foundation Complex



Foundation Round Up

فاؤنڈیشن راؤنڈ آپ



رپورٹ: محمد پرویز جگوال

سلطانہ فاؤنڈیشن، جسٹس یوسف صراف سنٹر (بے سکول بچوں کی تعلیمی و تدریسی درسگاہ) میں زیر تعلیم بچے مختلف ہم نصابی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔



سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول کے طلبہ و طالبات نے مختلف عملی سرگرمیوں میں حصہ لیا جو کہ ان کے مختلف تصورات کے واضح کرنے میں معاون ہے۔ ان میں درآمدات و برآمدات، پانی کے وسائل شامل تھے۔



ایجوکیشن ٹرست سے مسٹر جمیش اختر صاحب اور ان کی ٹیم نے پنس سلمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (PSIT) کی مختلف شعبہ جات کی لیبراڑیز کا دورہ کیا۔ جہاں واکس پر پسل مسٹر نعیم جاوید نے انھیں ادارہ سے متعلق تفصیلات سے آگاہ کیا۔



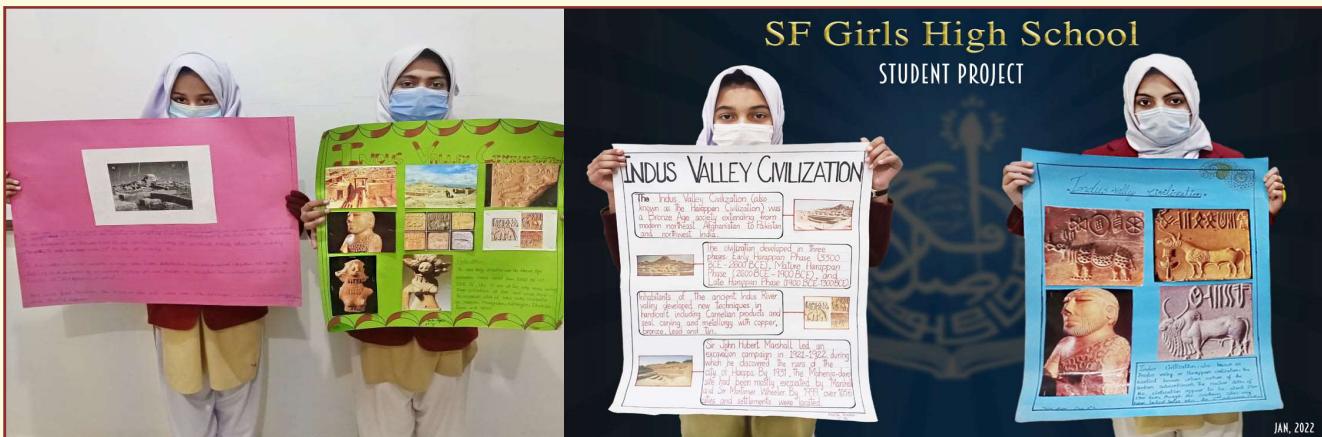
سلطانہ فاؤنڈیشن گر لزہائی سکول کی طالبات کے لیے پورے ہفتے میں چھ دن اور ہر دن میں ایک گھنٹے کا فرست ایڈ ٹریننگ سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں طالبات کو فرست ایڈ سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی گئی۔



سلطانہ فاؤنڈیشن کا ج آف کامرس کی طالبات نے، وائس پرنسپل ڈاکٹر نزاکت عسلی کی رہنمائی میں پاکستان سٹاک اپیچخن، اسلام آباد کا دورہ کیا جہاں انھیں سٹاک اپیچخن سسٹم کو سمجھنے کے لئے اس کے مختلف پہلووں سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔



گرلنڈ سکول، سلطانہ فاؤنڈیشن کلاس 6th کی طالبات 5000 سال قبل کی وادی سندھ کی تہذیب کے تہذیبی، تعمیراتی اور مندہ بی خدوخال واضح کرنے کے لئے عملی سرگرمی کر رہی ہیں۔ پاکستان مختلف تہذیبوں کا مرکز ہے اور اس تہذیبی سرمائی سے ہم آہنگی کے لیے طالبات کو مختلف سرگرمیاں کرائی جاتی ہیں۔



سلطانہ فاؤنڈیشن گرلنڈز اسکول میں 5 فروری 2022 بطور یوم تجھتی کشمیر منایا گیا جس میں طالبات نے کشمیری مظلومین کے ساتھ اظہار تجھتی کیا مختلف ٹیبلوز اور پوستر ورک کی صورت میں کشمیر میں ہونے والے مظالم کی عکاسی کی۔



سلطانہ فاؤنڈیشن کے کالج اور سکولز کے طلبہ و طالبات نے یوم تجھتی کشمیر پر مختلف پوستر زبانے جس میں کشمیری عوام پر ہونے والے مظالم کو ظاہر کیا گیا۔



”تغیر معاشرہ کے لیے انفرادی تقاضے“ کے موضوع پر منتخب تحریریں

انسانی زندگی اور معاشرہ تقریباً ایک ساتھ چلتے ہیں۔

مس نورین محمود (لیکچر رائلکش، پنس سلطانہ ڈگری کالج)

ایک مہذب معاشرے میں رہتے ہوئے ہر فرد کچھ اہم مخصوص معیارات کے مطابق معاشری کرداروں کا فیصلہ کرتا ہے۔

معاشرے کی تغیر میں سماجی انفرادی تقاضوں کی ضرورت کرداروں اور ذمہ داریوں کا یکساں طور پر ذمہ دار ہوتا ہے۔ کسی بھی معاشرے کی تغیر میں فرد کا ہے۔ انسان جس معاشرے میں رہتا ہے، اسے ہمدردی، پیار، برداشت، حسن کردار



بہت

سلوک، اخوت، رواداری اور سمجھوتہ سے کام لینا چاہیے۔ یہی وہ قدریں ہیں جن کی بنیاد پر کوئی معاشرہ ایک کامیاب معاشرہ بن سکتا ہے۔ جب معاشرے کا ہر فرد اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھائے تو معاشرے کی تغیر و تنقیل میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے گی۔

جان لاک کے مطابق فرد

معاشرے کے قیام میں رضامندی دیتا ہے۔ جدید معاشرے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فرد کے حقوق برادری پر غالب ہوتے ہیں، لیکن فرد گروہ سے مکمل طور پر آزاد نہیں ہوتا۔ حفاظت کے حصوں اور بندھنوں کو فروغ دینے کے لیے کچھ آزادیوں کو ترک کر کے پورے کا حصہ بن جاتا ہے۔



امید رائٹرز کلب

نہیں رکھتا۔ انسانی زندگی اور معاشرہ تقریباً ایک ساتھ چلتے ہیں۔

فرد اور سماج کے درمیان تعلق بالآخر سماجی فلسفے کے تمام مسائل میں سے ایک گہرا مسئلہ ہے۔ یہ سماجیات کی بجائے زیادہ فلسفیانہ ہے کیونکہ اس میں اقدار کا سوال شامل ہے۔ انسان معاشرے پر منحصر ہے۔ فرد اور معاشرے کے درمیان تعلق کا سوال بہت سی بحثوں کی نقطہ آغاز ہے۔ ہر فرد کا معاشری کردار ہوتا ہے، اقتصادی کردار روزانہ کی فضیلت سے متعلق ہے۔ اس کردار میں ملازمتیں شامل ہیں معاشرہ بہت

”معاشرے کی تعمیر میں سماجی انفرادی تقاضوں کی ضرورت“

مس سمنہ ریاض (لیکچر ارمطالعہ پاکستان۔ پنس سلطانہ ڈگری کالج)

معاشرے میں سادگی کے بجائے بناؤٹ ہے۔ دنیاوی مفادات کے لیے ہم جھوٹ، فریب اور بد دینتی کرتے ہیں۔ حلال و حرام کی تیز اٹھ گئی ہے،

جاائز و ناجائز میں امتیاز باقی نہیں رہا۔ پڑوسیوں مبتا جوں اور رشتہ داروں کے حقوق سے ہم غافل ہیں۔ ہر شخص زیادہ سے زیادہ پسیہ کمانے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ اس مادہ پرستی نے ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد سے غافل کر دیا ہے ہے یہی سبب ہے کہ ہم طرح طرح کی مشکلات کا شکار ہیں۔

اسلامی تعلیمات کے ذریعے ہی معاشرے میں تبدیلی ممکن ہے اور اس تبدیلی میں حکام، امرا اور معاشرے کے بااثر افراد کو بنیادی کردار ادا کرنا چاہیے۔ معاشرے کی تعمیر میں سماجی انفرادی تقاضوں کی ضرورت ہے۔ انسان جس معاشرے میں رہتے ہیں۔ اس سے ہمدردی پیار برداشت حسن سلوک، اخوت اور روداری سے کام لینا چاہیے۔



تعلیم سے زیادہ ہمارا رویہ اہم ہوتا ہے
کیونکہ بعض اوقات ہماری تعلیم ناکام
ہو جاتی ہے اور ہمارے رویے ہی
معاملات سدھارتے ہیں۔ (ادارہ)

معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے اور افراد اگر ثابت سوچ و افکار کے حامل ہوں تو یہ معاشرہ تعمیر معاشرہ بن سکتا ہے کسی بھی معاشرے کی تعمیر میں ہر فرد کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہے۔ افراد کے بغیر معاشرہ آزادانہ طور پر وجود نہیں رکھتا انسانی زندگی اور معاشرہ تقریباً ایک ساتھ چلتے ہیں۔

ایک معاشرے کی تعمیر و ترقی میں حصہ ڈالنے کے لیے ہمیں خود اپنی ذات سے بہتری کا سفر شروع کرنا ہوگا، اپنی سوچ کو ثابت بناتے ہوئے ہم معاشرے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں کیونکہ جب تبدیلی اور بہتری ایک فرد کی شروع ہوگی اور اس کا اختتام ایک مربوط و مضبوط ملت و قوم پر ہوگا۔

عضو معطل بننے کی بجائے ہمیں خود کو معاشرے کے لیے مفید ثابت کرنا ہوگا۔ کوئی ہنر، کوئی فنی کاریگری کو بروئے کارلا کر افراد معاشرہ کے لیے روزگار کے اسباب پیدا کرنے ہوں گے۔ معاشرے کے حساس، دردمند اور محبت وطن افراد کو بھر پور مہم چلانی چاہیے۔ انفرادی سطح پر تحریر و تقریر کے ذریعے اور جہاں تک ممکن ہو ذرا رائج ابلاغ سے کام لیتے ہوئے اور سماجی تنظیموں اور سیاسی جماعتوں کے پلیٹ فارم سے آواز اٹھانے اور تحریک چلانے کی ضرورت ہے۔

معاشرے سے برائیوں کو ختم کر کے ہی ہم معاشرے کو بہتر طور پر تشكیل کر سکتے ہیں۔ اگر ہم موجودہ معاشرے پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں ایک تضاد کا احساس ہوتا ہے ہم جن اسلامی تعلیمات پر ایمان رکھتے ہیں ہماری زندگیوں پر اس کے عملی اثرات نظر نہیں آتے ہمارے



”معاشرے کا علمی اور اخلاقی سفر“

مس سونیانصرت (شعبہ صحت و جسمانی تعلیم پرنس سلطانہ ڈگری کالج)

کرے گا، تو یہ نا انصافی ہو گی اور طلبہ کا حق ہے کہ استاد حاصل مطالعہ کر کے آئے تاکہ ان کو ثقافتی، دینی تقاضوں کے مطابق تعلیم دے سکے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یہ بھی نا انصافی اور طلبہ کا حق تلفی ہے۔ انفرادی طور پر ہمارے معاشرے کا کوئی بھی فرد ان چیزوں کو اچھا نہیں سمجھتا اور نہ ہی ان کے حق میں کوئی دلیل دیتا ہے۔

معاشرے کا ہر آدمی میں یہ تو چاہتا ہے کہ ملک میں امن و امان قائم ہو۔ لیکن اس کے ساتھ وہ یہ خواہش کرتا ہے کہ اس کی باری آئی تو جذبات کے نام پر اسے تھوڑا افساد کرنے، دھرنا دینے کی اجازت ہوئی چاہیے۔ ہر آدمی کی تمنا ہے کہ پولیس رشوت خوری بند کر دے لیکن خود اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے درست طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دے، لیکن جب بات اس پر آتی ہے تو یہ خواہش اس کے بر عکس ہو جاتی ہے۔

یہ وہ سوچ ہے جو ہمارا اپنا تخلیق کردہ معاشرہ بڑی صفائی سے آہستہ آہستہ ہمارے اندر انڈیل رہا ہے اور ہم بڑی معصومیت سے اس کو ہضم کرتے جا رہے ہیں۔ اس طرح کرنے سے نہ تو ہمارا معاشرہ ٹھیک ہو گا نہ ملک میں کوئی تبدیلی آئے گی اور نہ ہی ادارے ٹھیک ہوں گے۔ چاہے وہ حکومتی سطح کے ہو یا نجی ہوں۔ ہم میں سے ہر فرد کو نہ صرف خود کو بہتر بنانا ہوگا، بلکہ معاشرے میں رہتے ہوئے دوسرے افراد کو بھی ان کے کردار اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا ہوگا۔



امن و سکون، اعتماد کی فضا، انصاف کا یقین، سچائی کا بول بالا اور محفوظ ہونے کا احساس، یہ وہ عناصر ہیں جو کسی بھی انسانی معاشرے کی ترقی کی وجہ بنتے ہیں۔ بھی وہ عناصر بھی ہیں جو کسی بھی معاشرے کے افراد پر کچھ اس طرح اثر انداز ہوتے ہیں، کہ وہ بڑی تیزی سے ترقی کی منازل طے کرتے ہیں۔ اس کے بر عکس جو معاشرے بھی ان صفات میں سے کچھ سے عاری ہو جاتے ہیں۔ وہ دنیا و آخرت میں اپنی عزت تو گواتے ہیں اور ان کے افراد کا اخلاقی اور علمی سفر بھی رک جاتا ہے ہے۔ جس معاشرے کا علمی اور اخلاقی سفر رک جائے اور اپنی اہمیت تو گھوٹا ہی ہے، مادی نا کامیاب بھی اس کا مقدمہ رہو جاتی ہیں۔

کسی بھی ترقی یا فتح قوم کے حال اور ماضی کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں اس کی ترقی اور عروج کے بنیادی حرکات میں آپ کو یہی عناصر نظر آئیں گے۔ لیکن پاکستان میں ان عناصر کا انتہا کا فقدان دیکھنے کو ملے گا۔ جو ترقی اور انصاف کی راہ میں بنیادی رکاوٹ ہے کہ کسی بھی معاشرے کی بقا اور نشونما کے لیے بنیادی درجہ رکھتا ہے۔ اور بنیاد کے بغیر چاہے کتنا ہی زور کیوں نہ لگایا جائے عمارت کی صورت کھڑی نہیں ہو سکتی نہ ہی ترقی کر سکتی ہے۔ انصاف صرف وہی نہیں ہوتا جس کی توقع کسی مخصوص عدالت سے وکیلوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ اور جس کی اکشو پیشتر فروخت بھی ہوتی نظر آتی ہے۔ بلکہ ہر آدمی اپنی ذات میں بہت ساری چیزوں کا امین ہوتا ہے۔ جس میں خیانت، بے انصافی اور امانت، انصاف کہلاتی ہے جیسے کوئی استاد ہیں تو یہ ہے کہ وہ اپنے تمام ذمہ داری اپنے طریقے سے پوری کرے اور اگر کہیں کوئی ہلکی ہی بھی کوتا ہی



”بڑا مسئلہ، بے روزگاری“

نبیلہ ناز (کالج آف کامرس)

ثقافتی، سماجی اور معاشری دچپسی کے لحاظ

سے مختلف لوگوں کامل جل کر رہنا معاشرہ کہلاتا ہے۔ انسان اپنی بقاء سے ہی معاشرے کا اہم جزو رہا ہے۔ اس کا قول فعل معاشرے پر نمایاں



اثرات رکھتا ہے۔ انسان بحیثیت فرد معاشرہ کا ایک سماجی کارکن ہے جو اپنے لائے عمل سے مکمل معاشرے کی تشكیل دیتا ہے۔ کسی معاشرے میں اخلاقی، سماجی اور معاشرتی اقدار کے نفاذ کے لیے ہر فرد کو اپنا کردار ادا کرنا ضروری ہے۔ بحیثیت شاعری حرف کو چاہیے کہ وہ اپنی شخصیت میں اخلاقی اقدار کے لیے پہلو نمایاں رکھے۔ ملک کے تمام قوانین کو بخوبی اپنائے۔ اور ان قوانین کو نافذ کروانے میں اپنا فرض سرانجام دے۔

ملک کے سیاسی استحکام میں بھی ہر شہری اپنا مقام آپ رکھتا ہے۔ ہر شہری کا یہ معاشرتی تقاضا ہے کہ وہ اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کرے۔ ہر فرد کو چاہیے کہ وہ اپنے ووٹ کا استعمال کر کے ایک مستحکم سیاسی نظام کو رانجھ کرے۔ ہر شخص اپنے ملک کے معاشری دفاع میں بھی اہم کردار ادا رکھتا ہے۔ ملک کے معاشری استحکام کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے روزگار کے ذرائع خود تلاش کریں۔ دیگر معاشری مسائل میں بڑا مسئلہ بے روزگاری ہے۔ روزگاری کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار لگائے جائیں۔ پاکستان میں موجودہ حالات میں ضروری ہے کہ تمام لوگ اپنے رقوم کو کاروبار میں لگائیں۔ پاکستانی معاشرے کی ترقی کے لیے اہم ہے کہ ہر شخص کاروبار کو فروغ دیں جس سے نہ صرف اس شخص کی آمدنی میں اضافہ ہوگا بلکہ دوسرا لوگوں کو بھی روزگار کے موقع میرسر ہوں گے۔

”معاشرے میں خدمتِ خلق کے جذبے“

ملکہ فراح (ٹیچر پرائمری سکول)

معاشرہ افراد کے مجموعے کا نام ہے۔

کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک اس کے افراد تعلیم یافتہ اور ہمدرد نہ ہوں۔



الہمدا معاشرے کی تعمیر کے ہر فرد کا بنیادی روول ہونا ضروری ہے۔

جس معاشرے کے افراد باہمی تعاون اور حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھتے ہوں اور ان کی سیاست سب ایک اللہ اور ایک رسول ﷺ اور ایک قرآن کے احکامات کے تابع ہو اور معاشرے کا ہر فرد جس میں سب سے چھوٹے طبقے یعنی مزدور لے کر معاشرے کے سب سے بڑے طبقے وزیر اعظم، صدر تک ہر فرد اگر اپنی ذمہ داریاں پوری ایمانداری تن دہی اور فرض شناسی سے ادا کریں تو معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

اگر معاشرے میں تمام افراد حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی پر زور دیں تو اس سے معاشرے میں خدمتِ خلق کے جذبے کو فروغ مل سکتا ہے۔

اور اس کے برعکس جس معاشرے کے افراد میں سود خوری، رشوت خوری، بد دیانتی جیسی برا بیاں پائی جائیں وہ معاشرے کی ترقی ممکن نہیں۔



آپ کے اندر ایک ایسی طاقت ہے
جو آپ کو زندگی بخشتی ہے اسے تلاش کرو

”اصلاح معاشرہ“

معلّمہ ارم ناز (سپیشل چلڈرن سکول)

معاشرہ خود بخود درست ہو جائے گا۔ جب تک یہ جذبہ معاشرے کے ہر فرد کے اندر بیدار نہیں ہوگا۔ تب تک نہ تو معاشرے کی تعمیر کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے اور نہ ہی اصلاح معاشرہ ہو سکتا ہے۔ بصورت دیگر ہم لاکھ ہاتھ پاؤں مارتے پھریں تعمیر معاشرہ کا خواب پورا نہیں ہو سکتا ہے۔



میں اہم موضوع پر اظہار خیال کرنے کے لیے انٹھی ہوں۔ مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ معاشرے کی تعمیر کے لیے انفرادی تقاضے کیا ہیں۔ یہ ایک نہایت اہم موضوع ہے۔ تعمیر کے لیے ہمیں سب سے پہلے اس معاشرے کو سدھارنا ہے۔ اسے خراپیوں کو دور کرنا ہے۔



قیام پاکستان سے لے کر اب تک پیش آنے والے تمام المناک و اقدامات ہمارے ڈشناوی کی سازش کے مختلف مظاہر ہیں۔ ایسے بدترین حالات کے بعد قومی کردار اور غیرت کا تقاضا تو یہ تھا کہ ہم اپنے باقی ماندہ ملک کو سنبھالتے، سیاسی و ایشی سے بالاتر ہو کر پاکستان کی تعمیر کرتے، مگر افسوس اپنی ذاتی کاروبار کو ترقی دینے کے لیے دل جھی سے محنت کی مگر اپنے ملک کی تعمیر و ترقی کو ہمیشہ نظر انداز کرنے کے ساتھ ساتھ ہم نے قوم کو متحد کرنے کی بجائے منتشر کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ معاشرے میں تب ہی تعمیر ہو گا جب ملک کے پاکستان کا ہر فرد اپنے طور پر خود کو ٹھیک کرے گا۔ یہ تب ممکن ہے جب ہم دوسروں کی فکر کرنے کی بجائے خود اپنی فکر کریں گے۔

اس لیے قرآن خود کہتا ہے کہ

اے ایمان والو! اپنی فکر کرو، اپنی اصلاح کی توجہ دو، اپنی بداعمالیوں کو دور کرنے کی فکر کرو، دوسروں پر نکتہ چینی اور ان پر تنقید کرنے سے کوئی فائدہ نہیں، اپنے آپ کو ٹھلوٹو، اپنا جائزہ لو، خود کو سنوارو، بناؤ، سچائی کو اپنا شعار بناؤ، حسن خلقی اور محبت کو اپنی فطرت بناؤ اور اس کے سانچے میں اپنے آپ کو ڈھال کر دیکھو۔

نیا سال پھر آ گیا دوستو
نئے سال کا خیر مقدم کریں
پڑھائی کا ہم عزم مکمل کریں
بلند کامیابی کا پرچم کریں
نیا سال پھر آ گیا دوستو
نئے حوصلے ہوں نئے دلوں
نئی کوششیں ہوں نئے سلسے
ہے دنیا سمجھی سکھ کے دامن تلے

”قدرت کا قانون“

تعلیمی کو نسلر شانزہ وقار (جسٹس یوسف صراف سنٹر)

معاشرے کی تعمیر افراد کے ہاتھوں

انجام پاتی ہے۔ مگر جب افراد انسانی اور بے فکری کی خواگر ہو جائیں تو وہی سے قوموں کا زوال کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ قدرت کا قانون ہے کہ انسان اپنی طبعی عمر کے بعد دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔ اس طرح تو میں بھی افراد کی کوتا ہیوں کی وجہ سے اپنی تمام تر حشر سامانیوں، فتح و کامرانی اور شکست و ریخت کے بعد زوال پذیر ہوتی ہیں۔ موت کے بعد انسان کے عروج وزوال اور شان و عظمت کا بھی خاتمه ہو جاتا ہے۔ بعد از موت انسان کے لئے دنیا کی زندگی کا تصور بھی محال ہے۔

لیکن قوموں کی زندگی اس سے مستثنی ہوتی ہے کبھی بھی کسی قوم سے وابستہ افراد اپنے شوق و جتو سے قوم کے مردہ جسم میں روح پھونک سکتے ہیں۔ آج کے دور میں معاشرے کا ہر فرد خود کو قانون کا پاسدار سمجھتا ہے۔ مگر حقیقت اس کے الٹ ہے کیونکہ ہر انسان یہی چاہتا ہے کہ اسے تمام قوانین کی آگاہی تو ہو پاس پر عمل کرنا نہ پڑے۔ ہر فرد یہ تو چاہتا ہے کہ معاشرے میں امن و امان قائم ہو، لیکن اس کے ساتھ وہ یہ بھی خواہش رکھتا ہے کہ جب اس کی باری آئے تو جذبات کے نام پر اسے تھوڑا بہت فساد کرنے، شارع عام پر دھرنا دینے، ملکی اور قومی املاک کو نقصان پہنچانے اور عام را گیروں کو تکلیف دینے کی اجازت ہونی چاہیے۔

ہر شخص یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی دھوکہ نہ کرے۔ مگر جب اس کی باری آئے اس کو اجازت ہونی چاہیے کہ وہ ایک کلو فروٹ میں کم از کم ایک دانہ تو گندڑاں ہی دے۔ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ

”ہر فرد کا اپنی ذمہ داریوں کو حسن طریقے سے نہ جانا“

معلمہ پروین بی بی (سپیشل چلڈرن سکول)

14 اگست 1947ء مملکت پاکستان

اور کرۂ ارض پر ایک الگ، خود مختار آزاد مملکت کی حیثیت سے قائم ہوا۔ اپنے قیام سے لے کر آج تک پاکستان طرح طرح کے نشیب و فراز سے دوچار ہوتا رہا ہے۔ ایسے بدترین حالات کے بعد قومی کردار اور غیرت کا تقاضا تو یہ تھا کہ، ہم اپنے باقی ماندہ ملک کو سنبھالتے، سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر پاکستان کی تعمیر کرte، معاشرے میں رواداری، امن اور انصاف کو فروغ دیتے مگر افسوس ہم نے اپنے ملک کی تعمیر و ترقی کو ہمیشہ نظر انداز کرنے کے ساتھ ساتھ قوم کو متعدد کرنے کی بجائے منتشر کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

تعمیر معاشرہ کے ہر فرد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ معاشرے کی ترقی کے لئے ہر فرد کو اپنی ذمہ داریوں کو حسن طریقے سے نہ جانا ہوگا۔ بہترین معاشرے کی تعمیر صرف سائنس اور ٹیکنالوجی سے ممکن نہیں بلکہ معاشرہ اس وقت ترقی کرے گا جب ہر فرد کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوگا۔ بہترین کردار اعلیٰ صفات سچی لگن اور احساسِ ذمہ داری کے ساتھ تعلیم و تربیت ضروری ہے۔

ہمارے معاشرے میں ایک دوسرے سے بات کرنے کی بجائے، ایک دوسرے کی بات کی جاتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ معاشرے کی ترقی کے لیے بہترین اقدامات کریں۔ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے، مہنگائی، بے روزگاری، غربت سمیت تمام مسائل حل کرنے ہوئے اچھائی کو پھیلانیں اور امن و سلامتی قائم کریں۔ اور ایک دوسرے کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔





”امن، تحفظ اور اعتماد کی فضاء“

شازیہ یوسف سینٹر (جسٹس یوسف صراف سینٹر)

ہر فرد معاشرے کی اہم اکائی ہونے کے ناطے اس کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک معاشرے میں جہاں تمام افراد کے حقوق و فرائض کے بندھن میں آپس میں بندھے ہوتے ہیں۔ وہاں ایک فرد کو وہ معاشرتی ترقی کے لئے پہلا قدم اپنی ذات کے لیے لینا چاہیے۔ خود کو وہ اس قابل بنائے کہ دوسروں پر نہ تو وہ بوجھ بنے اور نہ ہی اس کا اخلاق رویہ اور عمل کسی کے لئے تکلیف کا سبب ہو۔ بحثیت ایک مہذب شہری اپنے معاملات رویے سونج و مقاصد اور اخلاق کو ایسا رکھئے تاکہ اس سے مسلک افراد کے لئے اس کی موجودگی امن، اعتماد، انصاف کا یقین، محفوظ ہونے کا احساس ہو، نہ کہ ناگواری کا سبب۔

جب تک کسی معاشرے میں مجموعی طور پر زیادہ ترا فراد اپنی یہ ذمہ داریاں جنوبی انجام دیتے رہتے ہیں۔ معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن رہتا ہے اور توازن برقرار رہتا ہے۔ لیکن اس ترقی اور خوشحالی کو عروج تب ملنا شروع ہوتا ہے۔ جب کوئی ایک فرد اٹھ کر اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے بڑھ کر احسان کارویہ اختیار کرتا ہے۔ اس سے نہ صرف کچھ لوگوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں بلکہ امن، تحفظ اور اعتماد کی فضا پر و ان چڑھتی ہے۔ دیکھا دیکھی میں کئی اور افراد کسی نہ کسی طرح اس کام سے مسلک ہونے لگتے ہیں۔ اور آنے والی نسلوں کے لیے وہ ایک انوکھا کام روزمرہ کے معمولات میں شامل ہو جاتا ہے۔ یوں ایک فرد اپنے انفرادی عمل سے معاشرے کی ترقی و خوشحالی کی نئی را ہیں کھول دیتا ہے۔ الغرض جو جہاں اور جس کردار میں ہیں۔ اپنی ذمہ داریوں کو نیک نیت سے اچھی طرح بجا کیں اور فلاجی کاموں میں جتنا ہو سکے حصہ لے۔ کسی بھی کام کو چھوٹا سہ بچھ کرنے چھوڑے۔

ٹرینیک قوانین کی پابندی ہو۔ لیکن جب وہ سڑک پر اترے تو اسے اپنا قبیق وقت بچانے کے لیے قوانین سے تھوڑی بہت روگردانی تو کرنی چاہیے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ لاال بتی پر رکنا ہے۔ اس کا اطلاق تو گواہ پیچھے والے پر ہوتا ہے۔ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے دوائی خالص ملنی چاہیے۔ لیکن اگر اس کا اپنا کارخانہ ہے، تو اس مہنگائی کے دور میں کم از کم تھوڑی سی ملاوٹ کی اجازت تو ہوئی چاہیے۔

یہ وہ سوچ ہے جو ہمارا اپنا تخلیق کردہ معاشرہ آہستہ آہستہ ہمارے اندر انڈیل رہا ہے اور ہم اسے ہضم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جب تک ہم اس گند کو اپنے ذہن سے نکال نہ دیں۔ یہ معاشرہ ٹھیک ہو گا، نہ ہی تبدیلی آئے گی۔ کیونکہ امن و خوشحالی اور ترقی کے راستے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعین کر دی ہیں۔ وہی حرفا آخر ہیں، ان سے انحراف ممکن نہیں۔ کیونکہ جب تک ہم اس ان پر عمل نہیں کریں گے۔ ترقی کی منازل طنیں کر سکیں گے۔ جن قوموں نے ان پر عمل کیا وہ آسمان سے با تین کرتی نظر آتی ہیں۔ اس کے برعکس جن قوموں نے اس پر عمل نہیں کیا، ان کا حال کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اس لئے اپنے مقام اہمیت اور معاشرتی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ہر فرد کو چاہیے کے معاشرے کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرے۔



تعلیم اور تربیت

تعلیم اور تربیت دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ جو کچھ انسان میں ہے اسکو باہر نکالنا انسان کو تعلیم دینا ہے اور اس کو کسی کام کے لائق کرنا اس کی تربیت کرنا ہے۔

”دین اسلام کے تمام اصول و ضوابط سے مکمل آگاہی“

سنیلا شاہین (گرلز ہائی سکول)

رہے ہیں اور کیسے دین کے اصولوں کو اپنا کر معاشرتی اور انفرادی خرایوں کو دور کر سکتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ہر شخص دین اسلام کے تمام اصول و ضوابط سے مکمل آگاہی حاصل کرے۔ خود میں اپنے بچوں میں ان اصول و ضوابط کو بطور ثابت تبدیلی شامل کرے۔ جو کہ معاشرتی بہتری میں عمدہ قدم ثابت ہوگا۔ اسلامی انفرادی کردار کی تغیر سے ہیں درحقیقت بہترین معاشرہ تشکیل دیا جاسکے گا۔



- ★ ہمدردی کرنار و حانی صفت ہے۔ اگر انسان میں ہمدردی نہیں تو وہ بے روح انسان ہے۔
 - ★ کسی شہر کی اصل خوبصورتی اس کی عمراتوں میں نہیں اس کے مکینوں کی اخلاقیات میں ہوتی ہے۔
 - ★ کمزوروں کی مدد اعلیٰ ترین انسانی اوصاف ہیں۔
 - ★ خود غرضی سب سے نچلے درجہ کی انسانی صفت ہے۔
 - ★ ہمدردی انسان کی ایک اعلیٰ صفت ہے۔
 - ★ ایشار انسان کی اعلیٰ ترین صفت ہے۔
 - ★ تندرستی، فراغ دستی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں۔
- (ڈاکٹر نعیم غنی)

معاشرہ افراد کا ایسا مجموعہ ہے یہ افراد مل کر کسی مخصوص علاقے میں ایک دوسرے کے انفرادی اور اجتماعی ضروریات کو حاصل کرتے ہیں۔ جہاں کے رہنے والے ایک دوسرے کے غم گسار اور ہمدرد ہوں جو ایک دوسرے کا احترام کریں۔ بہترین معاشرہ صرف اس نصب العین کے تحت تشکیل پاسکتا ہے کہ زندگی کی ضرورتوں اور کفالتوں میں سارے انسان ایک براذری کی مانند ہوں۔ اس میں خاص دائرے میں زندہ رہنے اور پھلنے پھونے کا حق سب کو حاصل ہو۔ بہترین اخلاقی اقدار، دیانتداری، احترام، احسان، وفاداری، رواداری، پیغمبہری، سخاوت، دوستی اور عاجزی جیسی خصوصیات انفرادی طور پر ایک انسان کو مکمل اور خلوص خوبیوں کا پیکر انسان بناتی ہیں۔ ان ہی خوبیوں کا حامل شخص بہترین معاشرے کی تغیر و تکمیل کا ضامن ہوگا۔ انسان کا سماجی مزاج اس کی ضروریات کی تکمیل، تہذیبی، معاشرتی اور معاشری ترقی تب ہی ممکن اور مکمل ہو سکے گی۔ جب صبر و تحمل، احترام اور حقوق میں برابری کے حصوں کی خوبی اور تعاقون معاشرے میں شامل ہوگی۔



بہترین انفرادی کردار سازی عین اسلامی اصولوں کی تعلیم اور افراد کو اسلام کی صحیح روح سے روشناس کر کر ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اگر ابتداء ہی سے بچے کی اخلاقی سوچ و فکر کو بمقابلہ اسلام بنایا جائے۔ تو بڑے ہو کر وہ بہترین معاشرے کی تغیر میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر قرآن و سنت کی روشنی میں اپنا جائزہ لے کر ہم کیسا معاشرہ تشکیل دے

”قوت احتساب ہی ایک ایسا نسخہ کیمیا“

حیرا خجم (گرلنر ہائی سکول)

علم و عمل کی بنیادی کردار ہے۔ جذبہ عمل ہیں انسان کو جدوجہد، عمل و حرکت، اخذ و اكتساب، تحقیق و تدبر، تلقیر و تخلیق، پر مائل کرتا ہے اسلام نے معاشرتی ترقی کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پیروکار اسلام نے جب تک اس اصول سے انحراف نہیں کیا۔ وہ علم و عظمت کی بلندیوں پر فائز رہے۔

موت کے بعد انسان کی عروج و زوال اور شان و عظمت کا خاتمه ہو جاتا ہے مابعد موت انسان کے لئے دنیا کی زندگی کا تصور بھی مشکل ہے۔

لیکن قوموں کی زندگی اصول سے مستثنی ہے کسی قوم سے وابستہ افراد اپنی سمعی و جسمی سے قوم کے مردہ جسم میں روح پھونک سکتے ہیں۔ قوم افراد تیار نہیں کرتی بلکہ افراد کے ہاتھوں قوم کی تعمیر ہوتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ آج تک خالق کائنات نے کسی بھی قوم کو بغیر سمعی و جسمی کے عروج و کمال عطا نہیں کیا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ رب العزت نے افراد کو اپنی قوم کے مال میں بد لنے کا ہر رنجشا ہے۔

ہمیں حقیقی اسلامی فلاحی معاشرہ بنانے میں اپنا کردار ضرور ادا کریں تاکہ ہم اپنا سرخخر سے بلند کر سکیں کہ ہم صحیح معنوں میں دین اسلام کے پیروکار ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ آئیں ہم آج عہد کریں تاکہ ہم آئندہ آنے والی نسلوں کے سامنے شرمندہ کھڑے نہ ہو اور اس معاشرے کو ایسا معاشرہ بنائیں کہ ہر معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار اور ذمہ داریاں ادا کریں۔

تو میں اوج کمال تک نہیں پہنچ سکتی بشرطیکہ ہر شخص قوم کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرے۔ اقوام معاشرہ کی تعمیر افراد کے ہاتھوں ہی ہے جب افراد تہاں تن آسانی اور بے فکری کے خواگر ہو جائیں وہیں سے قوموں کا زوال کے آغاز ہونے لگتا ہے۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ یہ فطرت کا ایک غیر متبادل قانون ہے کہ انسان اپنی ایک طبعی عمر کے بعد دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔ اس طرح تو میں بھی افراد کی کوتا ہیوں کی وجہ سے اپنی تمام تر حشر سامانیوں، فتح و کامرانیوں اور شکست و ریخت کے بعد زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔ اگر کسی معاشرے کے افراد باشمور ہو تو وہ معاشرہ بھی زندہ باشمور تصور کیا جاتا ہے۔ اور معاشرے کا عروج و زوال اس کے افراد کے علم و شعور سے وابستہ ہوتا ہے۔

شکست و ریخت کے باوجود اوج کمال تک پہنچنے میں کامیاب ہو سکتی ہیں بشرطیکہ ہر شخص قوم کی تعمیر میں اپنا گراں قدر کردار انجام دے۔ معاشرے کی تعمیر کے لیے فرد کی تعمیر ضروری ہے۔

تاریخ کا مطالعہ جہاں مسلمانوں کو فخر و تسلیم کا سامان فراہم کرتا ہے۔ وہی مسلمانوں کی ناکامی و نا مرادی کی المناک داستان بیان کرتے ہوئے ان کے اعصاب پر محرومی اور نا امیدی کی گہری چادر بھی تان دیتا ہے۔ قوت احتساب ہی ایک ایسا نسخہ کیمیا ہے جو قوم کو اس سے مند عروج و کمال پر بحال کر سکتا ہے۔

کسی بھی معاشرے کی تبدیلی، ترقی اور انصاف کے قیام میں



”ثبت معاشرے کی تعمیر“

مسن ساجدہ پروین (گرلز ہائی سکول)

امن سکون اعتماد کی فضا انصاف کا یقین ہے۔ کہ جب اس کی باری آئے اور جذبات کے نام پر اسے تھوڑا بہت پسند سچائی کا بول بالا اور محفوظ ہونے کا احساس یہ وہ عناصر کرنے پر دھرنادینے، ملکی اور قومی املاک کو نقصان پہنچانے اور عام را گیروں ہیں جو کسی بھی انسانی معاشرے کے ماتھے کا جھومر کو تکلیف دیتے کی اجازت ہونی چاہیے۔ ہر شخص کی تمنا ہے کہ پولیس رشوت ہوتے ہیں۔ اور اس کے حسن کو بام عروج تک خوری بند کر کے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال چھوڑتے ہوئے صحیح طریقے پہنچانے کے ساتھ ساتھ اس کی عزت اور وقار میں بھی اضافے کا سبب بنتے سے اپنے فرائض کی انجام دہی کرے۔ لیکن جب بات اس تک پہنچ تو وہی ہیں۔ کسی معاشرے کے افراد پر کچھ اس طرح سے انداز ہوتے ہیں کہ وہ بڑی پولیس رشوت لے کر اسے آزاد کر دے، وہ چاہتا ہے کہ ٹرینیک قوانین کی پابندی ہو۔ لیکن جب وہ خود سڑک پر ہوتا ہے تو اس کو اپنا فیتنی وقت بچانے بے آب و گیاہ صحراء میں ایک دوسرے کی گلڑی اچھاتے ہوئے چھوڑ آتے کے لیے قوانین سے تھوڑی بہت روگردانی کی اجازت ہونی چاہیے۔



یہی سب باقی شعبوں کے حالات ہیں یہ وہ سوچ ہے جو ہمارا اپنا

انصاف کسی بھی معاشرے کی بقا اور نشوونما کے لیے بنیاد کا درجہ رکھتا تحقیق کردہ معاشرہ بڑی صفائی سے آہستہ آہستہ ہمارے اندر آنہیں رہا ہے۔ اور انصاف صرف وہی نہیں ہوتا جس کی توقع کسی مخصوص عدالت سے اور ہم کمال معمومیت سے اس کو ہضم کرتے جا رہے ہیں اور جب تک ہم وکیلوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ بلکہ ہر فرد اپنی ساتھ میں بہت ساری چیزوں اپنے حلق میں انگلی ڈال کر اس غلیظ مواد کو باہر نکال پھیکیں گے اس وقت تک کا امین ہوتا ہے۔ جس میں خیانت، بے انصافی اور امانت انصاف کھلاتی نہ تو یہ معاشرہ ٹھیک ہو گا نہ ہی ملک میں کوئی تبدیلی آئے گی اور نہ ہی ادارے ٹھیک ہوں گے پھر چاہے وہ حکومتی ہو یا نجی ہو یا دنیاوی تعلیمی ہو یا ہے۔

جیسے کوئی استاد ہے تو انصاف یہ ہے کہ وہ اپنی تمام تر ذمہ داریاں تجارتی۔

حدیث پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”تم میں سے ہر ایک رائی ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے

متعلق سوال ہوگا“ صحیح بخاری

سلامتی کے جو اصول اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

واضح کر دیے ہیں وہ حتیٰ اور حرف آخر کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور اب یہ ممکن ہی

آپ کو ڈھونڈنے سے بھی کوئی ایسا شخص، طبقہ یا جماعت نہیں ملے گی۔ جو

مذکورہ عناصر میں سے کسی ایک کی بھی مخالف ہوا س کی افادیت کے منکر ہو

کر سکیں۔ اس کے آخر میں صرف اتنی گزارش ہے کہ اپنے مقام اہمیت اور

یا اس پر کوئی سوالیہ نشان ہی لگا دے، یہ ہے کہ اس معاشرے کا ہر فرد یہ چاہتا

ادا کیا جائے منزل آسان ہو جائے گی۔

احسن طریقے سے پوری کرے اور اگر کہیں کوئی ہلکی یہ بھی کوتا ہی کرے گا تو یہ

نا انصافی ہو گی۔ طلباء کا یہ حق ہے کہ استاد متعلقہ مضمون کا سیر حاصل مطالعہ کر

کے آئے گا۔ کہ اس کو اس رفتار اور دینی تقاضوں کے مطابق تعلیم دے سکے۔

لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتا اور ہمیشہ اپنے تجربے پر اتفاق کرتا ہے۔ تو یہ بھی

نا انصافی کی حق تلفی اور ظلم ہے۔ اب یہ مسئلہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں

آپ کو ڈھونڈنے سے بھی کوئی ایسا شخص، طبقہ یا جماعت نہیں ملے گی۔ جو

مذکورہ عناصر میں سے کسی ایک کی بھی مخالف ہوا س کی افادیت کے منکر ہو

کر سکیں۔ اس کے آخر میں صرف اتنی گزارش ہے کہ اپنے مقام اہمیت اور

یا اس پر کوئی سوالیہ نشان ہی لگا دے، یہ ہے کہ اس معاشرے کا ہر فرد یہ خواہش رکھتا





Maymar-e-Pakistan

نعمیم غنی ایوارڈز

سکولز اور کالجز کے اساتذہ کو "معمار پاکستان" ایوارڈز سے نوازا گیا۔





Shaheen-e-Pakistan

نعمیم غنی ایوارڈز

کالجز کے ہونہار طلباء کو اعلیٰ کارکردگی پر "شاہین پاکستان" ایوارڈز سے نوازا گیا۔

21st February, 2022.

اسٹریڈ کے ہاتھوں مسیں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فنڈ ہے ملت کے مفت رکا تاریخ
تبلان

In recognition of
dedicated team





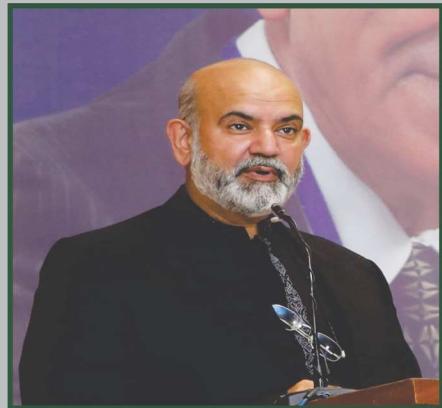
نیعِم غنی ایو ارڈز

گزشتہ 25 سال یا زائد عرصہ سے کام کرنے والے سٹاف ممبر ان کو "خدمت کے شاندار 25 سال" کا ایوارڈ دیا گیا۔



نعم غنی ایوارڈز

چیئرمین اصلاح فکر ٹرست جناب ڈاکٹر ندیم نعیم، ایگر کیتوڈار ریکٹر نعیم غنی سینٹر جناب حسن نعیم، ہیڈ آف میڈیا اینڈ پبلیکیشنز جناب بیگ راج نے شرکاء سے خطاب کیا جبکہ ریسرچ سکالر محمد پرویز جگوال، ریسرچ آفیسر قصیر ریاض اور ریسرچ آفیسر ریحانہ اکبر نے ایوارڈ کے لیے نامزد افراد کا اعلان کیا۔



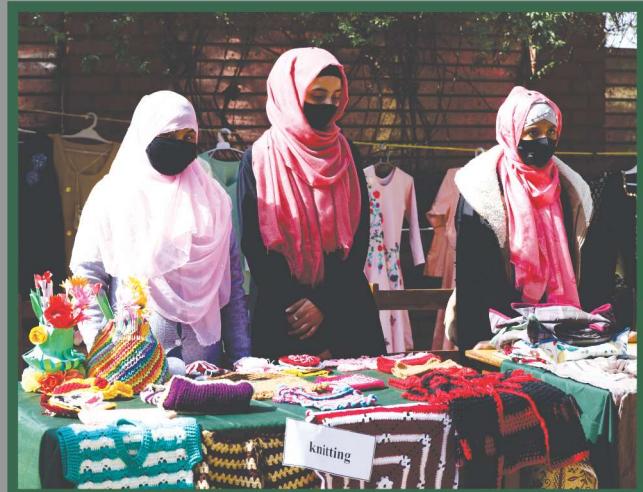
نعمیم غنی ایوالڈز

سلطانہ فاؤنڈیشن کے مختلف اداروں سے شرکاء تقریب نے چیئرمین، واکس چیئرمین اور ڈاکٹر نعیم غنی (بانی چیئرمین) کے فیملی ممبر ان اور نئے ممبر ان بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔



نعم غنی ایوارڈز

سلطانہ فاؤنڈیشن، ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کی طالبات نے دستکاری آئی ٹائمز کے سڑاک پر کام کرنے اور شرکاء نے اسٹالز سے خریداری کی۔



پاکستان اسکاؤٹ ایسو سی ایشن کی تقریب میں سلطانہ فاؤنڈیشن بوانہہائی سکول کی شرکت، تقریب میں وزیر اعظم عمران خان بھی موجود تھے۔

سلطانہ فاؤنڈیشن کے تمام اداروں میں فروری 2022 ”سامجی سرمایہ اور ہماری سماجی ذمہ داریاں“ کے مہینہ کے طور پر منیا گیا۔

پرائمری سکول کی ڈسپلزرنی کمیٹی 2021-22 کا گروپ فوٹو



سلطانہ فاؤنڈیشن کالج آف کامرس "سپورٹس گالا 2022" کی اختتامی تقریب کی تصویری جھلکیاں

پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین میں "نئے سال کی ولیم تقریب" کیم جنوری 2022 کو SBS آڈیووریم میں منعقد ہوئی۔



انٹروڈیو

سلمان تسنیم غنی (کوڈ ائر سیکٹر، انفار میشن ٹیکنالوجی اینڈ سکل انسٹی ٹیوٹ)

ماہنامہ امید:- سر آپ ڈیجیٹل مارکیٹنگ کورس کروار ہے ہیں۔ اس کے Digital Marketing کی طرف بڑھتے ہیں اور اپنی پراؤکٹ کو مارکیٹ میں متعلق تفصیل سے آگاہ کریں۔

جناب سلمان تسنیم:- ہم لوگ ITI میں پہلے سے دو پروگرام چلا رہے ہیں۔ CFC اور Sales Rate کے اس کی Establish کو بڑھاتے ہیں۔ اور آپ اپنی پراؤکٹ کا اشتہار اخبار میں دینے کی وجہے Online دیتے ہیں۔ جس میں آپ کی پراؤکٹ سے متعلق ہر انفار میشن پوری دنیا میں پہنچ جاتی ہے۔

کورس شروع کر رہے ہیں۔ اس کی بھی مارکیٹ میں Demand کافی زیادہ ہے۔

ماہنامہ امید:- سر آپ کے اس کورس کا

F e e D u r a t i o n

کیا ہے؟ Structure

جناب سلمان تسنیم:- جی ہمارا یہ کورس 3 ماہ کے عرصے پر محیط ہے اور ہفتے میں 3 دن طالب علم کو آنا ہوتا ہے۔ ایک دن میں 2 سے 3 گھنٹے کی کلاسز ہوتی ہیں۔ انتہائی Cost یا Fee مناسب ہے جو کہ طالب علم آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم

Quality کے ساتھ ساتھ Cost بھی اپنے ایریا کے لوگوں کے لیے کم رکھ کر بہتری کا ایک موقع دے رہے ہیں۔

ماہنامہ امید:- کیا آپ اس کے لیے Openly Approach کریں گے یا آپ کی Invite کن طالب علموں کے لیے ہوگی؟

جناب سلمان تسنیم:- ہماری Approach بنیادی طور پر سلطانہ



Marketing Campaign چلاتے ہیں۔ اس پروگرام کو چلانے کے لیے مجھے اپنے ہی کلاس فیلودریز مل گئے۔ جن کی مدد سے ہم اس کو چلا کر سکیں گے۔

ماہنامہ امید:- ڈیجیٹل مارکیٹنگ بنیادی طور پر انسان کی کیا Capacity بڑھاتی ہے۔

جناب سلمان تسنیم:- Digital Marketing انسان کی capacity حقیقی طور پر بڑھاتی ہے۔



فاؤنڈیشن کے وہ طلباء جو کہ اپنے امتحانات سے فارغ ہوئے ہیں ان کے لیے ہے کہ وہ اپنے قبیلی وقت کو اس کورس کے لیے استعمال میں لا سیں۔ اور ساتھ ساتھ باہر کے دیگر طالب علموں کو دعوت عام ہے کہ وہ آئیں اور ہمارے اس Fruitfull کورس سے مستفید ہوں۔ اور پھر اس کورس کے فارغ التحصیل طلباء و طالبات کو ہم اپنے ہی ادارے کے میں Internship کے لیے موقع فراہم کریں گے۔



Information Technology & Skills Institute
Sultana Foundation

DIGITAL MARKETING

Enroll In Course & Learn New Skills

- ▶ FaceBook
- ▶ Instagram
- ▶ Youtube
- ▶ LinkedIn
- ▶ Google Advert



3 Months

Contact Us: 051-2618216



سماجی ذمہ داریاں اور قومی شناخت

(محمد پرويز جگوال: ریسرچ سکالر)

ہے؟ ان پر کس حد تک تھڑے بندیوں کا رواج ہے؟ پیدل چلنے والوں کے راستوں کو روکنے اور فٹ پاٹھ خراب کرنے یا ان پر تجاوزات کا کتنا رواج ہے؟

5- مددگاری روئیے: ہم کتنے دوسروں کے لئے مددگار رویہ رکھتے ہیں اور بحیثیت مجموعی ہمارے معاشرے کا اس سلسلے میں کیا رویہ ہے۔ راستہ تلاش کرنے والوں کے لئے ہم کتنے معاون ہیں؟ کسی حادثہ کی صورت میں ہم کتنے مددگار ہوتے ہیں یا پھر تماش بیں ہوتے ہیں؟ مشکل میں کسی کے لئے کام آتے ہیں؟

6- قومی اثاثوں کا تحفظ: ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ ہم اپنے قومی اثاثوں اور اجتماعی مفادات کے اثاثوں کا لکنا تحفظ کرتے ہیں۔ جیسے کہ قومی املاک، عمارت، سڑکیں، گاڑیاں وغیرہ۔ کیا ہم انکی اپنی ذاتی اشیاء کی طرح حفاظت کرتے ہیں؟ یا انھیں نقصان پہنچا کر اپنا غصہ ٹھٹھا کرتے ہیں؟

7- شکریہ ادا کرنے کا رواج: ہمارے معاشرے میں دوسروں کا شکریہ ادا کرنے کا لکنا رواج ہے؟ کیونکہ یہ رواج ایک دوسرے کی طرف محبت کا اظہار ہے اور اپنے کاموں کی طرف رغبت دلاتا ہے۔

8- حادثات کی صورت میں مددگاری رویہ: کسی بھی ناگہانی آفت یا مصیبہ یا پھر حادثہ کی صورت میں ہم اجتماعی طور پر کس قدر دوسروں کی معاونت کرتے ہیں؟

9- اس کے علاوہ بے شمار ایسے عوامل ہیں جو مہذب سماج کی علامت ہیں جن میں قطار، اپنی باری کا انتظار، خوش اخلاقی، ڈرائیونگ میں صبر اور برداشت، پیدل چلنے والوں کے حقوق کا خیال وغیرہ۔

ہر خوبصورتی کے لئے کچھ خوبصورت اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے جتنے خوبصورت اجزاء ہونگے اتنی ہی اجتماعی خوبصورتی تکھر کر سامنے آئے گی۔ دنیا کا ہر ملک اور ہر قوم اپنی الگ شناخت رکھتی ہے۔ ان کی شناخت کے اجزاء سے ان قوموں کو دنیا میں یاد کیا جاتا ہے۔ قوموں کی شناخت ان کا سماجی سرمایہ ہوتا ہے۔ آئیے اس سماجی سرمائے اور سماجی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہیں اور پھر اپنے ملک اور ماحول کو اس کی بنیاد پر جانچتے ہیں کہ ہم اس میں کس مقام پر کھڑے ہیں۔

1- قانون کی پاسداری: کوئی بھی فرد جب کسی دوسرے ملک میں جاتا ہے تو وہ اس بات کا مشاہدہ کرتا ہے کہ وہاں قانون کی لکنی پاسداری ہے۔ لوگ ٹریک قوانین کا لکنا خیال رکھتے ہیں۔ عدل و انصاف کس حد تک اس ملک میں موجود ہے۔ بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ کتنا ہے۔

2- محفوظ ماحول: کسی بھی ملک یا قوم میں انسانی زندگی کے لئے محفوظ ماحول کی موجودگی اس کی عظمت کی علامت ہے۔ انسان کتنے محفوظ ہیں، ان کی عزت، جان مال کتنے محفوظ ہے۔ یہ عوامل قومی اقدار کی پختگی کی علامت ہیں۔

3- صفائی کا انتظام: کسی بھی معاشرے میں صفائی کا لکنا خیال رکھا جاتا ہے یا اس معاشرے کی بہترین سوچ کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ صاف اذہان ہی صاف معاشرے کی بنیاد ہیں۔ کیا لوگ جگہ جگہ کچھ تو نہیں پھینکتے؟ ریپر راہ چلتے پھینکنے کی عادات کتنی ہیں؟ گھر کو کوڑا اٹھ کانے لگانے کا کیسے خیال رکھا جاتا ہے؟ یہ سب عوامل سماجی سرمائے کا حصہ ہیں۔

4- گاڑی پر سوار اور پیدل چلنے والوں کے حقوق کا لکنا خیال رکھا جاتا ہے: کیا پیدل چلنے والوں کے لئے سڑک کے ساتھ فٹ پاٹھ کا انتظام



عزت نفس

تحریر: قیصر ریاض

جگہ لیکن سب ماں باپ اپنی اولاد کو کسی نہ کسی حد تک شفقت ضرور دیتے ہیں۔ والدین کی شفقت ایک ایسی قدر مشترک ہے جو دنیا کے ہر خط، ہر ذہب اور ہر نسل انسانی میں ہمیشہ سے ہے اور رہنی دنیا تک رہے گی۔ ماہرین نفیات کہتے ہیں کہ بچوں کی عزت نفس کا بھی خیال رکھا جائے کیوں کہ یہ ان کے کردار کی بنیاد بنتی ہے اور اگر کبھی انہیں کسی غلطی پر سمجھا نیکی ضرورت بھی ہو تو یہ سب کے سامنے نہیں کرنا چاہیے اور اس کے لیے ایسا مناسب انداز اپنایا جانا چاہیے جس سے بچے کے اعتماد پر برا اثرانہ پڑے۔ کیونکہ عزت نفس کا براہ راست تعلق شخصی اعتماد سے ہے۔

ریاست کا کردار بطور گران

والدین ایک خاندان کی سطح پر اپنے بچوں کے سر پرست ہوتے ہیں تو ریاست اجتماعی سطح پر اپنے شہریوں کی گران و معاون ہوتی ہے۔ والدین کی طرح ریاست بھی امیر یا غریب ہو سکتی ہے اور وہ اس سے اپنے تمام شہریوں کو سب ضروریات زندگی مہیا کرنے میں کمی بیشی ہو سکتی ہے کیونکہ ہر ریاست کے وسائل اور صلاحیتیں مختلف ہو سکتی ہیں لیکن ایک خوبی جو ہر ریاست میں ضرور ہونی چاہیے اور وہ اپنے ہر شہری کو "عزت نفس" دینا ہے۔ ایک کامیاب ریاست کے انظام اور فعالیت میں ہر شہری اپنی اپنی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے۔ سمجھنے کی بات یہ ہے کہ چاہے ان کی مالی اور سماجی حیثیت میں بظاہر بہت فرق ہوتا ہے لیکن عزت نفس سب کی ایک جیسی ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسی دولت ہے جو ہر ایک ریاست کو اپنے تمام شہریوں کو مہیا کرنی چاہیے۔ جس طرح سب والدین اپنے بچوں کو شفقت و محبت دیتے ہیں اسی طرح ہر ریاست اپنے تمام شہریوں کو عزت نفس کی دولت سے نوازتی ہے۔ جب ریاست اپنے شہریوں کو

انسانی زندگی احساس و جذبات نیز معاملات سے عبارت ہے۔ دنیا میں انسان انفرادی صفات، عادات و اطوار میں یکسر مختلف ہو سکتے ہیں لیکن قدرت نے ہر انسان کو کچھ ایسی صفات سے بھی نوازا ہے جو کہ مشترک ہیں۔ کسی بھی انسان کے لئے بنیادی ضروریات کے بعد تین ضروریات لازم ہوتی ہیں جن میں صحت، آزادی (یعنی با اختیار ہونا) اور عزت نفس شامل ہیں۔ انسان کو خالق کائنات نے تمام خلوقات میں ارفع پیدا فرمایا اور انسان کی ذات کو قابل عزت و تکریم قرار دیتا تاکہ انسان سے اپنی حدد رجہ شفقت و محبت کو تمام عالم پر منتشر فرمادے۔ ایک انسان کو دوسرے انسان کی عزت کو قائم رکھنے اور دوسرے انسان کے حق میں خیالات باطلہ اور افعال رذیلہ سے باز رہنے کا واضح فرمان ہے۔ خالق کائنات خود اپنی خلوق کے لئے اکرام و تواضع کو پسند فرماتا ہے تو یقیناً ہر انسان کو بھی دوسرے انسان کے حق میں صاحب اخلاق و مشق دیکھنا چاہتا ہے۔ غرض یہ کہ وہ شخص جو دوسرے انسان کے حق میں بانفع شخص ہو محبوب الہی ٹھہرتا ہے۔

عزت نفس ایک انسانی ضرورت

عزت نفس وہ انسانی ضرورت ہے جو کہ مالی وسائل یا آسائش سے ہی عبادت نہیں بلکہ اس کا تعلق بنیادی انسانی تعلقات و معاملات سے ہے اور یہ وہ حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر ذی نفس کو عطا کیا ہے۔ اس کی ایک عام مثال کچھ یوں دی جاسکتی ہے کہ جیسے بعض والدین غریب ہو سکتے ہیں اور وسائل کی کمی کی وجہ سے اپنے بچوں کو ضروریات زندگی بھم پہنچانے میں ان سے کمی بیشی ممکن ہے لیکن وہ اپنی اولاد کو شفقت، محبت و راحت کی دولت دینے میں کبھی بیچھے نہیں رہتے۔ امارت یا غربت اپنی

ہیں۔ لیکن ہمارے معاشرے میں بقیتی سے اس کا رواج بڑا کم ہوتا جا رہا ہے اور ہم نے کبھی اس بات کی طرف توجہ نہیں دی۔ اگر ہم سوچیں کہ وہ لوگ جو حرام ذرائع سے پیسہ کماتے ہیں، چراتے ہیں یا رشوٹ لیتے ہیں تو وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ایسے لوگوں سے اگر کبھی پوچھا جائے تو شاید وہ کہیں گے کہ ہم بہت سارا روپیہ لے کر، اکٹھا کر کے آسائش کے ساتھ اس سے عزت بھی خریدتے ہیں۔ بیسے زیادہ ہو گا تو وہ کبھی ناپھر سب آپ کو سلام کریں گے۔ یہ سوچ بقیتی سے ہمارے معاشرے میں رانج ہوچکی ہے۔

بالفرض اگر افراد کو عزت دی جائے یا جو آدمی جس بھی مقام پر ہے اس کو عزت دے دی جائے تو معاملات مختلف ہو سکتے ہیں۔ اگر اسی تدبیر کو اپنایا جائے اور ان لوگوں کو عزت عطا کر دی جائے تو لوگ اپنی عزت کی تلوار اپنے پہلو کے ساتھ لٹکا کر کوئی ایسا فعل نہیں کرتے جو ان کو تذلیل یا بے عزتی کی طرف مائل کرے۔ یہ بات حقیقت ہے کہ ہماری حکومتیں اس کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتیں لیکن اس کا دوسرا رخ یہ ہے کہ حکومتیں تو بڑی بے معنی اور لا یعنی سی چیزیں ہوتی ہیں۔ انسانی میل پہلی اور بنیادی چیز ہے۔ ایک دوسرے کی بیمار پر سی ایک دوسرے کی مزاج پر سی تو درحقیقت انسان ہی کرتے ہیں۔ وہی ایک دوسرے کا سہارا بن سکتے ہیں، اگر بننا چاہیں تو۔ ہمارے ہاں یہ چیز بذریعہ کم ہو رہی ہے اور ہمیں ایسے مرکز کی، اور ایسے ڈیروں، ایسے اداروں کی ضرورت ہے، جہاں صرف تعلیم نہ ملے جہاں فقط گرائمر نہ سکھائی جائے بلکہ جہاں ہم کو تربیت و تہذیب بھی دستیاب ہو، عزت کرنے کا درس بھی ملے۔ معاشرے میں ہر فرد کی تکریم ضرور ہو اور یہ نہ کہا جائے کہ یہ صاحب علم نہیں، یہ صاحب مال و سائل نہیں اس لیے ہم عزت نہیں کرتے بلکہ ہم یہ کہیں کہ چونکہ یہ انسان ہے اس لیے ہم اس کی عزت ضرور کریں۔

عزت اور احترام دیتی ہے تو خود بخود حب الوطنی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جب کے اس کے برعکس اگر ریاست اپنے اقدامات سے اپنے ہی شہریوں کو بے توقیر کرے تو نتیجہ ریاستی ارکان سے منافرت کی صورت سامنے آتا ہے جیسا کہ ہم آج کل بخوبی دیکھ رہے ہیں۔

مغربی معاشرے کا جائزہ

مغربی معاشرہ اپنی ثقافتی اقدار کے حوالے سے یقیناً مختلف ہے اور اس معاشرے کی اقدار اور حاصل شدہ آزادی ہمارے لئے کسی بھی لحاظ سے قابل تقلید نہیں۔ باقی معاملات اپنی جگہ لیکن مغربی ریاستوں نے اپنے شہریوں کی عزت نفس کی کسی حد تک ضمانت دے رکھی ہے۔ بڑے سے بڑا عہدہ رکھنے والا اور اعلیٰ افسر بھی اپنے سب سے چھوٹے ملازم کے ساتھ براسلوک کرنے سے گریز کرتا ہے یا اسے کوئی ایسے الفاظ کہنے سے کتراتا ہے جس سے اس کی عزت پر حرف آئے کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کسی بھی ایسے عمل پر وہ جوابدہ ہو سکتا ہے۔ ملازمت ہو یا زندگی کا کوئی بھی شعبہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی کو بے توقیر کرے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ مغربی معاشرے میں جو عزت دی جاتی ہے اس کی وجہات انسانی اقدار کی پاسداری سے زیادہ معاشرتی ہم آہنگی پیدا کرنا یا تجارتی ضروریات ہیں۔ انسانی اقدار و ضروریات کی بنیاد پر عزت نفس کو اہمیت دینا ہمارے ہی مذهب و معاشرت کا خاصہ ہے۔

ہمارے معاشرتی جائزہ

ہمارے معاشرے میں انسانی عزت نفس کا جو حال کیا جاتا ہے وہ کچھ پوشیدہ نہیں۔ ہم نے اس پر کبھی غور نہیں کیا کہ لوگوں کو پیسے کی، روپے کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی، جتنی احترام کی، عزت نفس کی، توقیر ذات کی ہوتی ہے۔ ہم اگر کسی کو روپیہ پیسے نہ بھی دیں مگر اس سے اچھے اخلاق و تغذیم سے برتاو کریں تو ہم اس کے دل میں خوشی داخل کر سکتے

خودشناسی سے خداشناسی تک



خودی ہو زندہ تو ہے فقر بھی شہنشاہی
نہیں سب جل و طغرل سے کم شکوہ فقیر
ربیحانہ اکبر ریسرچ آفیسر (NGC)

قوتِ ارادی سے محروم ہو کر یا تو خود پرستی کی طرف مائل ہو جاتا ہے یا پھر عقیدت پرستی کی طرف دونوں ہی صورتوں میں وہ اپنی ذات کے ہماگیر پہلوؤں کو جانے سے قاصر رہتا ہے۔ اس لیئے اہل علم خودشناسی کو خود کو جانے کا علم کہتے ہیں۔ یعنی ایک ایسا علم جو اس

کائنات میں انسان کا اپنا درست مقام جانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

خود پر یقین کرنا شروع کرتا ہے تو اسکا ذہن اسکے مقصدِ حیات کے راستے بھی تلاش کرنا شروع کر دیتا ہے۔ خود اعتمادی انسان کو جینا کا مقصد ہی نہیں بلکہ مایوسیوں اور نامیدیوں کی سوچ سے نجات بھی دیتی ہے۔ ظاہر خودشناسی سے خود اعتمادی کا سفر بہت آسان لگتا ہے۔ جبکہ خود تقدیری

کی سوچ لازم جز ہے جسکے بغیر خودشناسی اور خود اعتمادی کا ظہور ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ خود تقدیری کی سوچ ہی انسان میں خودشناسی کو پیدا کرتی ہے اور خودشناسی خود اعتمادی کا باعث بنتی ہے۔ خود تقدیری خود احتسابی کا ایک ایسا رویہ ہے جو ہماری اپنی ذات کو خمیر و شعور کی عدالت میں ملزم بنائے پیش کرتا ہے۔ تاکہ ہم اپنے انفرادی کردار کا انسانیت کی روشنی میں جائزہ لے سکیں اور یہ جان سکیں کہ ہم کس حد تک منقی و مثبت کردار کے مالک

خودشناسی سے مراد انسان کا اپنے مقام، اپنی صلاحیتوں اور ذمہ داری سے آگاہ ہونا ہے۔ یعنی یہ جانتا کہ انسان کی تخلیق کا مقصد کیا ہے اس کا اس کائنات میں کیا مقام ہے؟ اللہ نے اس کے اندر کون کون سی صلاحیتیں رکھی ہیں؟

اگر انسان خود کو پیچان لے تو بہتر طور پر اپنے وجود کے سرمائے سے استفادہ کر سکتا

ہے اور ان میں بہتر نشوونما پیدا ہو سکتی ہے کیوں کہ خودشناسی کا نقطہ آغاز، انسان کے وجود کے سرمائے سے آگاہی ہے۔ انسان شناخت و معرفت کے ذریعے نور اور روشنی کے درپیچوں کو اپنے لئے وا کرتا ہے اور خودشناسی کی راہ میں حائل رکاؤں کو برطرف کر کے عظیم ترین نجات کے راستے کو

حاصل کر لیتا ہے۔ خودشناسی خدا کی ذات کو جانے کا وسیلہ ہے۔ خودشناسی اپنی ذات کے منقی و مثبت ان پہلوؤں کو جانے و سمجھنے کا نام ہے جو ہماری شخصیت کے اہم جز ہوتے ہیں۔ یعنی اپنی عادات، نفیسیات، خیالات، نظریات کا شعوری اور اک حاصل کرنا اور اپنی صلاحیتوں اور کمزوریوں سے آشنا ہونا۔ لیکن اگر انسان میں خودشناسی نہ ہو تو وہ خود فربی کا شکار ہو کر اپنی ذات سے غافل ہی نہیں ہوتا بلکہ اپنی



انسان کے لے بہت مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اسی جذبے سے انسان کا ایمان اور یقین مضبوط ہوتا ہے اور یہی جذبہ تذبذب اور بے یقینی کا خاتمہ کر کے انسان کو ایمان، اقرار اور تصدیق کے عمل سے مربوط کرتا ہے۔ آج ہمارے زوال کا اہم سبب اسی غور و فکر کی صلاحیت سے ہے بہرہ ہو کر خود احساسی اور خودشناصی تک رسائی حاصل نہ کرنا ہے۔ نفس کو پہچانے بغیر اور اس کا تذکیرہ کیے بغیر کوئی بھی شخص زندگی کی صحیح سمت کی جانب گامزن نہیں ہو سکتا۔ جب انسان یہ جانتے ہوئے اپنے اندر اس انقلاب کو سمائے جس کا نام خودشناصی ہے تو اس کی اپنی ذات میں ثابت انقلاب آئے گا اور یقیناً ہر فرد کی ذات میں آنے والی یہ انقلاب ایک نیا معاشرہ تشكیل دینے میں مددگار ثابت ہو گا جس کی آج ہمیں اشد ضرورت ہے۔

ہیں اور اگر ہماری شخصیت پر متفقی رجحانات کا غلبہ طاری ہے تو ہم خودشناص بن کر اپنے ثابت رجحانات کو اجاگر کر کے اپنی اصلاح کر سکیں۔ اور خود میں خود اعتمادی پیدا کر سکیں۔ خود آشنا ہی خدا آشنا ہو سکتا ہے۔ جو اپنے من میں ڈوب کر سراغ ہستی پالے وہ خدا کا بن جاتا ہے اور خدا اس کا بن جاتا ہے۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔ خدا کی طرف پا کیزہ نفس ہی بلند ہوتے ہیں اور ان کے بلند کرنے کا وسیله انسان کے اعمال صالح ہیں۔ انسان کا عمل جتنا پاکیزہ ہو گا اس قدر اسے خدا کی قربت حاصل ہوگی۔ بنیادی طور پر انسان کی پوری زندگی کا مقصد ہی اپنی ذات سے دوسروں کو فائدہ دینا ہے۔ اگر انسان کی زندگی میں یہ سفر شروع ہو گیا اور اس نے بے ضرر ہونا شروع کر دیا اور دوسروں کو فائدہ دینے کی طرف آگیا۔ تو اس سے مراد ہے کہ اس نے زندگی کے معنی کو پالیا ہے۔ اللہ کو راضی کرنا یا اس کو پانا مخلوق کو راضی کرنے سے جوڑا ہوا ہے۔ مخلوق کی خدمت اور مخلوق سے محبت اصل میں خدا سے محبت ہے۔ اور حقیقت میں یہی خود آشنا ہے۔

انسان کی ذات اور معرفت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ یہ جان سکیں کہ اس کی تخلیق کا مقصد کیا ہے۔ یہی وہ واحد ذریعہ ہے جس کے ذریعے انسان کرامت نفس اور اس عظیم خلقت اللہ کے بارے میں ادراک حاصل کرتا ہے۔ خود آشنا کا سفر تفکر اور غور خوض سے شروع ہوتا ہے اور یہی وہ صفت ہے جو انسان کو دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔ انسان عظیم اس لئے ہے کیونکہ اس میں سوچنے کی عظیم صلاحیت و دلیعت کر دی گئی ہے۔ اسی صلاحیت کی بناء پر یہ اپنا حoul خود تخلیق کر سکتا ہے۔ جبکہ غور فکر کی کی کوتا ہی کی وجہ سے انسان اپنی صلاحیتوں کو دریافت کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ یہ ایک عظیم حقیقت ہے کہ تفسیر کائنات کے لیے تفسیر ذات ضروری ہے۔ اور تفسیر ذات اور تفسیر کائنات کے عمل میں تفکر اور غور و فکر

خودی کیا ہے راز درون حیات
خودی کیا ہے بیداری کائنات
ازل اس کے پیچھے ابد سامنے
نہ حد اس کے پیچھے، نہ حد سامنے
زمانے کے دھارے میں بہتی ہوئی
ستم اس کی موجود کی سہتی ہوئی
خودی کا نشیمن، تیرے دل میں ہے
فلک جس طرح آنکھ کے تل میں ہے
اقبال

پاکستان کا سالانہ پلان اور مختلف شعبوں میں فنڈ کی تقسیم 2021-22



رپورٹ: اویس اکبر (ایڈمن اسٹینٹ، نعیم غنی سنسٹر)

ریفرنس: پاکستان پلانگ کمیشن

ہے۔ پاکستان بیورو آف شماریات کی رپورٹ کے مطابق 98 فیصد گھرانوں کے پاس موبائل فون ہے، جب کہ بالترتیب 183 ملین اور 101 ملین سیلوار اور براڈ بینڈ صارفین ہیں۔ مسٹری آف انفارمیشن کے ایک نئے پروجیکٹ کے لیے 360.92 ملین روپے مختص کیے گئے تھے۔ پی ایس ڈی پی 2021-22 میں وزارت اطلاعات و نشریات کو 1,899.86 ملین روپے کے فنڈ مختص کیے گئے ہیں۔

قومی ورثہ کا تحفظ:

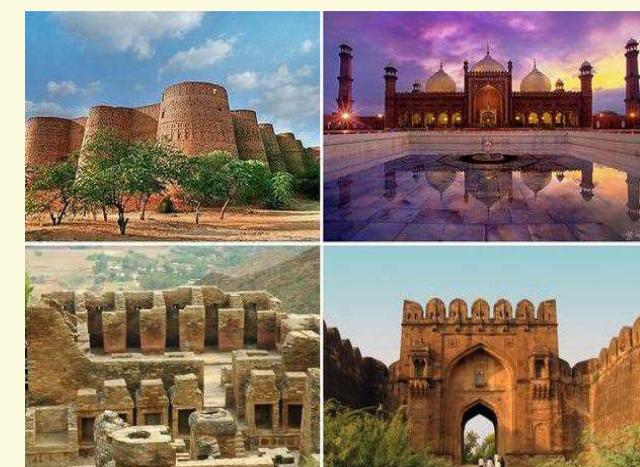
حکومت ثقافتی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے اعلیٰ ترجیح دیتی ہے اور ثقافتی خصوصیات کو برقرار رکھتے ہوئے شمولیت اور سماجی شرکت کو فروغ دیتی ہے۔ اس کو فروغ دینے کے اقدامات میں اقلیتوں کی سماجی و اقتصادی ترقی کے ذریعے اقلیتوں کے تحفظ، ادیبوں کی فلاج و بہبود، ادب کا فروغ اور معاشرے میں امن اور ہم آہنگی کے قیام کے اقدامات

تعلیم:
علاقائی ممالک کے مقابلے میں، پاکستان کا تعلیمی انڈسٹری کم ہے۔



PSLM 2018-19 پچھلے کچھ سالوں سے 60 فیصد کے قریب شرح خواندگی کی تصدیق کرتا ہے، جبکہ صنی مساوات تعلیم کے شعبے میں توجہ کا ایک اور مرکز ہے۔ 2020-21 کے دوران COVID-19 کی وجہ سے متاثر ہونے والے 50 ملین سے زیادہ سیکھنے والوں کے ساتھ سیکھنے کے نقصان کو کم کرنے کے لئے وفاقی پی ایس ڈی پی نے 23 منصوبوں کی مالی اعانت فراہم کی جس کا مقصد یکساں نصاب متعارف کرنا، اساتذہ اور پرنسپلز کی استعداد کا رہا میں اضافہ کرنا ہے۔

ڈیجیٹل میڈیا کار سائی کو بڑھانا:



شامل ہیں۔ قومی ورثہ کے منصوبوں کے لیے 194.74 ملین روپے

پاکستان ایک ابھرتی ہوئی سیلوار میں معیشت ہے جس میں ڈیجیٹل معیشت لوگوں کے رہنے اور کام کرنے کے طریقے کو تبدیل کرنا شروع کر رہی

مختص کیے گئے تھے۔

روپے مختص کیے گئے تھے۔

2021-22 کے دوران، اعلیٰ تعلیم کے منصوبے HRD، ہر بل میڈیسین، کوائٹی ایشورنس اور معیارات، حلال ایکریڈیشن، طبی آلات اور صحت، الیکٹر انکس اور آٹومیشن، نیوٹرینا لوجی، اور ٹیلنٹ فارمنگ اسکیم پر توجہ مرکوز رکھیں گے۔ اس کے لیے 8.34 بلین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

ترقی کی رفتار کے لیے انفارا سٹرکچر کو جدید بنانا:

مناسب طور پر تربیت یافتہ اور تکنیکی طور پر درست پیشہ و را فرادی قوت اور

جدید اور موثر انفارا سٹرکچر پیداواری صلاحیت کو بڑھانے اور ترقی کو برقرار رکھنے کے لیے پیشگی شرط ہے۔ اس طرح کا ماحول لین دین کی لگت کو کم کر کے، سرمایہ دارانہ سامان کی پائیداری میں اضافہ، تجارت کو فروغ دینے، آمدنی اور سرمایہ کاری کی دوبارہ تقسیم کو بہتر بنانا کر، تنواع اور پیمانے اور دائرہ کارکی میعشتون کو حاصل کرنے میں مدد

کے ذریعے معاشی ترقی کو بڑھانے میں مدد کرتا ہے۔ 2021-22 کے لیے 469 بلین روپے (کل پی ایس ڈی پی کا 52 فیصد) ان منصوبوں کے لیے مختص کیے گئے ہیں جن کا مقصد ترقی کو تیز کرنے کے لیے انفارا سٹرکچر کو جدید بنانا ہے۔

توانائی کا شعبہ:

اس وقت قابل تجدید توанائی کا حصہ صرف 4 فیصد کے قریب ہے، تاہم قابل تجدید وسائل کی طرف جانے کے امکانات اور تغییبات نمایاں

مالیاتی اور مالیاتی ترقیات: FBR

نیکسوس میں 11.5 فیصد اضافے کی بنیاد پر مجموعی محصولات، اور غیر ٹیکس محصولات میں 12 فیصد اضافے سے 9 ماہ کے مالیاتی خسارے کو GDP کے 3.5 فیصد پر رکھنے میں مددی، جو کہ 7 فیصد کے ہدف سے کافی کم ہے۔ ہمارا فراہمی کے لیے مضبوط اقدامات، مارکیٹ میں رکاوٹیں دور کرنے سے اوسط مہنگائی 8.6 فیصد پر رہنے میں مددی۔

2021-2022 آئی اور

ٹیکلی کام:

آئی ٹی کے لیے 13 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اور خلاجی منصوبوں کے لیے 7 ارب روپے۔ اور بڑے منصوبوں میں سانسو پاک سینٹر فار اے آئی، آئی ٹی پروفیشنلز کی سرٹیکیشن، سیپلائز نیو گلیکیشن سسٹم، کمپیوٹر نظر و لذ فریمینزر زکی ترقی اور باسیو یکمیکلز کی تیاری شامل ہیں۔ سرکاری مکاموں میں ڈیجیٹلائزیشن اور خود کار

نظاموں کا بہتر استعمال عوامی خدمات کی بہتر فراہمی کو لیتھنی بنائے گا۔ وفاقی حکومت کے مکاموں میں جرام کے تجزیات اور سمارٹ پولیسنگ کے ساتھ ساتھ سمارٹ آفس کا تصور متعارف کرانے سے 'کام کے مستقبل' کے ماحول سے ہم آہنگ ہونے میں مدد ملے گی۔

علم-معیشت کی تغیری:

علم جامع ترقی کے کلیدی محرک کے طور پر امکرا ہے۔ پی ایس ڈی پی 2020-21 میں روپے کی رقم M / 5 سائنس کے لیے 4.5 بلین





کرنے کے لیے 14,000 ملین فنڈز، "دس بلین ٹری سونامی پروگرام-فیز-۱" کے موثر نفاذ کوئین بنانے کے لیے حکومت نے مختص کیے ہیں۔

ٹرانسپورٹ اور لا جسٹکس:

ٹرانسپورٹ اور لا جسٹک سیکٹر کے لیے 2020-21 کے دوران 173.8 بلین روپے مختص کیے گئے تھے، جن میں سے 6.127 بلین روپے استعمال کیے گئے ہیں۔ 2021-22 میں ٹرانسپورٹ اور لا جسٹکس کے ترقیاتی پروگرام کے لیے 302 ارب روپے (74 فیصد زیادہ) مختص کیے گئے ہیں۔



ہیں۔ 2021-22 کے دوران تو انہی کے شعبے کے منصوبوں کے لئے 228,767.54 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

پانی کی کمی کو تبدیل کرنا:

پاکستان میں 30 دنوں کے لیے MAF 13.68 (ملین ایکڑ فٹ) پانی ذخیرہ کرنے کی کل گنجائش ہے، جو پاکستان کو پانی کی کمی کا شکار ملک بناتا ہے۔ 2021-22 کے دوران اس صلاحیت میں مزید 10 MAF کا اضافہ کرنے کا منصوبہ ہے۔ پانی کی کمی پر قابو پانے اور ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے، دو بڑے ذخیرہ کرنے والے ڈیم - دیامر بھاشا اور مہمند کے ساتھ ساتھ ملک بھر میں 8.33 ملین ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی مجموعی گنجائش والے 518 درمیانے اور چھوٹے ڈیموں پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ 2020-21 کے لیے 68.652 بلین روپے رقم مختص کی گئی تھی۔ اور 2021-22 کے دوران ہائیڈل منصوبوں کو چھوڑ کر پانی کے شعبے کے منصوبوں کے لیے 90.313 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

دس بلین ٹری سونامی کے ذریعے موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو کم کرنا:

2020-21 میں، موسمیاتی تبدیلی کے شعبے کے لیے کل (پی ایس ڈی پی) کی مختص رقم 6,000 ملین روپے تھی۔ اس میں سے سب سے زیادہ توجہ "دس بلین ٹری سونامی پروگرام- فیز-۱ اپ اسکلینگ آف گرین پاکستان پروگرام (PTTTP)، نظر ثانی شدہ" (125.2 بلین روپے) پر تھی۔ پاکستان کے احاطہ میں درختوں کو بڑھا کر کاربن ڈوبنے کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے شجر کاری کا اقدام کیا جائیگا۔ 2021-22 کے لیے 1 فیصد اضافی جنگلات کے ٹارگٹ کو حاصل

نیا سال - تبدیلی کا ایک موقع

بقول پیر و مرشد علامہ اقبال:

کوئی قابل ہوتا ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

دیکھنے میں آیا ہے کہ ہم سب نئے سال کے ساتھ کئی عزم (GOAL SETTING) کرتے ہیں مگر زیادہ تر عزم ادھورے رہ جاتے ہیں۔ آخر کار ایسا کیوں ہے؟ کیا ہم اپنے عزم (GOALS) کو منزل تک پہنچانے کے لیے منور (EFFECTIVE) کوشش کر سکتے ہیں؟

جی ہاں! ہم مندرجہ ذیل طریقوں کو استعمال کر کے اپنے GOALS تک با آسانی پہنچ سکتے ہیں:

1- اپنے GOALS کو سب سے پہلے ترتیب دیں۔

2- ان کو لکھ لیں۔ اور ایسی جگہ پر چسپاں کریں جہاں آپ ان کو بار بار دیکھ سکیں اور آپ کو یاد دہانی رہے۔

3- ایسے ایک یا دو اشخاص جن پر آپ بھروسہ کرتے ہیں سے ڈسکس کریں۔ ان کو اپنی EFFORTS کے بارے میں آگاہی دیتے رہیں اور ان کو مجبور کریں وہ آپ سے وقتاً فوتاً آپ سے آپ کی PROGRESS کا پوچھیں تاکہ آپ نفسیاتی طور پر اپنے GOALS پر فوکس کریں۔

بقول غلام محمد مست:

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گزار ہوتا ہے



الحمد للہ نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ نیا سال ہمارے لیے یہ پیغام لاتا ہے کہ زندگی روایں دوایں ہے اور احساس دلاتا ہے کہ کیا ہم بھی نئے سال میں کچھ نیا اور ثابت اپنی زندگی میں شامل کرنے کی کوشش میں ہیں یا نہیں۔

یاد رکھیے کہ اندر ہیرا کچھ نہیں بلکہ روشنی، کی غیر موجودگی کا نام ہے۔ ایسے ہی ہماری زندگی کے مسائل بھی صرف اور صرف ان کے حل اور ادراک سے ناواقفیت کا نام ہے۔ بقول شاعر:

پرندوں کو منزل ملے گی بقینا
یہ پھیلے ہوئے ان کے پر بولتے ہیں



انسان کی نفسیات کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ واحد مخلوق ہے کہ جو SYMBOLIZATION کے ذریعے چیزوں کو ترتیب دیتا ہے اور 10000 سال کی محنت کے نتیجے میں آج چاند تک پہنچ چکا اور خلاء کی جانب گامزن ہے۔ تو آئیے ہم بھی نئے سال کو ایک SYMBOL کے طور پر استعمال کریں۔ اس کو اپنی زندگی کا TURNING POINT بنائیں۔

پیام نو



علی عمر الطاہری

اسپورٹس گالا 2022 کا ج آف کامرس

رپورٹ: کہمشاں علی آفس اسٹنٹ، کا ج آف کامرس

اسکول، کا ج اور یونیورسٹی مخصوص درس و تدریس کے لیے نہیں ہوتے بلکہ ذاتی نشوونما کے ساتھ طالب علم کی اخلاقی تربیت اور جسمانی صحت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ مطالعہ کتاب، درس و تدریس اور بحث مباحثے کے ساتھ ان کی اخلاقی اور جسمانی تعلیم پر بھی خاص توجہ دی جاتی ہے۔ کیونکہ جب تک طالب علم صحیح طور پر تدریست اور صحت مند نہیں ہو گا وہ مکمل طور پر تعلیم حاصل نہیں کر سکے گا۔ کسی دانشور نے بجا کہا ہے کہ صحت مند دماغ صحت مند جسم کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس کا بھی یہی

تمام طالبات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نصابی سرگرمیوں کے ساتھ اسپورٹس کا انعقاد طالبات کے ذہنوں کو روی فریش، کرنے کے لیے بہت ضروری تھا۔ اس میں مختلف گیمز کے مقابلے ہوئے جس میں کرکٹ، بیڈمنٹن، رسہ کشی، سکپینگ، اسپون ریس اور اسال ڈیکوریشن شامل ہیں۔ مختلف اساتذہ کرام طالبات کو گیمز سے متعلق رہنمائی بھی کرتے رہے اور ساتھ ہی ساتھ کھیلوں کے دلچسپ مقابلے بھی آرگانائز کرواتے رہے۔ شال بلاشبہ اس کے طالبات کے لیے بہنس سے متعلق



آگاہی اور عملی طور پر کرنے میں مددگار ثابت ہوئے۔

کھیلوں کے مقابلوں کے بعد 23 فروری 2020 کو تقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی۔ جو کہ پہلے تو سلطانہ فاؤنڈیشن گرواؤنڈ میں منعقد کی جاتی تھیں۔ لیکن پھر بارش کی پیشگوئی کی وجہ سے اسے آڈیٹوریم میں منعقد کیا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی چیری میں سلطانہ فاؤنڈیشن

مقصد ہے کہ تدریست آدمی کی صحیح انداز سے تعلیم حاصل کر سکتا ہے۔ اس لیے تعلیمی اداروں میں تعلیم کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اور نصابی سرگرمیوں کے ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں خصوصاً سپورٹس کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔

گیمز اور سپورٹس کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے کل قوم سلطانہ فاؤنڈیشن میں 23 فروری سپورٹس گالا کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں

تقریب تقسیم انعامات کے انعقاد پر 'فناشن آر گناہ زر'، کو مبارکباد بھی پیش کی۔ اس کے بعد ایگزیکٹو ائریکٹر نعیم غنی سٹر سرسن نعیم نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تمام طالبات کی کوششوں کو سراہا اور کہا کہ ہار جیت زندگی کا حصہ ہے۔ کسی بھی مقابلے میں جیتنے والے اور ہارنے والے دونوں کو بہت سے سبق حاصل ہوتے ہیں۔ اس لیے کھلیوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ اس کے بعد واس چیر مین اکیڈمکس جناب خالد محمود اختر اور چیر مین سلطانہ فاؤنڈیشن نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا جو اساتذہ اور طالبات کے لئے بہت حوصلہ افزائی تھے۔ آخر میں مہمانوں کو ریفریشمٹ سے تواضع کی گئی۔ تقریب تقسیم انعامات بلاشبہ اساتذہ اور طالبات کی زندگی کا ایک یادگار دن تھا۔

ڈاکٹر ندیم نعیم تھے۔ ان کے ساتھ تمام ڈائریکٹرز اور پرنسپل حضرات کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

تقریب کا آغاز تلاوت و نعت سے ہوا۔ اس کے بعد کالج آف کامرس کی طالبات نے انتہائی پرجوش انداز میں مہمانوں کو دیکلم کیا۔ اس کے بعد تمام جیتنے والی طالبات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ ساتھ ہی ساتھ کالج ڈسپلن میں اہم کردار ادا کرنے والی ہر کلاس کی 'سی۔ آر۔ ز' کو بھی میڈل دیے گئے۔ اس موقع پر تمام اساتذہ کرام، پرنسپل اور واس چیر مین صاحب کی جانب Acclamation ایوارڈ اور شیلڈ زدیے گئے۔

تقریب کے اختتام پر پرنسپل کالج آف کامرس سلطانہ فاؤنڈیشن نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ ساتھ ہی اس کامیاب



**COLLEGE OF COMMERCE
SULTANA FOUNDATION**

Affiliated with
University of the Punjab

BS (2 Years)
(Accounting/Finance)

Admission in 5th Semester
Eligibility: B.Com/ADC with at least 45% marks



• Farash Town, Lehtrar Road, PO Box No. 2700 Islamabad - 44000, Pakistan
 ☎ +92 51 2618218, +92 51 2618201-6, Ext. (162, 167) ☎ +92 51 2618207
 ✉ principal.cocts@ukt.edu.pk ✉ www.sultanafoundation.org/cocts

**Admission OPEN
Spring 2022**

Registration Opens from
Jan 24, 2022



اصلاح فکر ابجو گیشنل اینڈ ولفیرٹر سٹ

سکول آف اسٹنٹ ہیلتھ آفیسرز

(رپورٹ: نورین بی بی)

25 دیں تھج کی طالبہ بشری اخاتون نے ٹریننگ کے دوران جو کچھ سیکھا اسے اپنے لفظوں میں مہماںوں کے سامنے بیان کیا۔ اور طالبہ نوراعین نے نرسنگ طالبات کے حوالے سے ایک نظم پیش کی۔

ہماری O.H.A زندہ باد

اور آنے والے 26 دیں نئے تھج کی طالبہ عائشہ بی بی نے اپنے اظہار خیال میں بتایا کہ انہوں نے کس جوش و جذبے کے تحت اس کورس کو سلطانہ فاؤنڈیشن میں جوانی کیا۔ اور بعد ازاں معزز مہمان خصوصی کو اپنے اظہار خیال کے لیے مدعو کیا گیا۔

میجر جزل ریٹائرڈ ڈاکٹر افتخار حسین صاحب نے تمام ڈائریکٹرز، ڈاکٹرز اور نرسنگ ٹاف کو سلام کیا اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں ڈاکٹر ندیم نعیم صاحب اور تمام ٹاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے بطور مہمان خصوصی دعوت دی۔

انہوں نے سلطانہ فاؤنڈیشن کو سر ہاتے ہوئے کہا کہ سلطانہ فاؤنڈیشن گزشتہ پچیس برس سے اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو رہی ہے۔

22 جنوری کو پنس سلطان بن سلمان آڈیٹوریم میں سلطانہ فاؤنڈیشن کے میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے زیر اہتمام سکول آف اسٹنٹ ہیلتھ آفیسرز کے 25 دیں تھج کی تقریب تقسیم اسناد منعقد ہوئی، پروگرام کا باقاعدہ آغاز طالبہ نوراعین نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اور نعمت رسول مقبول الماس مجید نے پیش کی۔ پروگرام میں کمپئنگ کے فرائض ٹیوٹر نرسنگ مس نادیہ گل نے ادا کیے۔ سرمنی کے چیف گیسٹ محترم جناب میجر جزل ڈاکٹر افتخار حسین ہلال امیاز (ملٹری) کنسٹنٹ میڈیکل سپیشلٹسٹ اینڈ میڈیکل آنکالوجسٹ، پاک آرمڈ فورسز تھے۔

سکول آف اسٹنٹ ہیلتھ آفیسرز کی پرنسپل مسز فاروق جان ڈیوڈ نے پروگرام کا استقبالیہ پیش کیا اور تمام معزز مہماںوں کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں میڈیکل ڈائریکٹر ڈاکٹر ندیم نعیم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سکول آف نرسنگ کی طالبہ مس آمنہ اور ساتھی نے وطن سے اظہار عقیدت میں ملی نغمہ پیش کیا۔

اے راہ حق کے شہید ووفا کی تصویر و تمہیں وطن کی ہواں میں سلام کہتی ہیں



۔

یہ ہے کہ کوئی بھی آپ چیرٹی کریں یا کوئی بھی پلک ڈیگر کریں تو کبھی نہ کبھی جائز اور بے جا تقدیم بھی ہوتی ہے تو اس کو بھی آپ کو سہنا پڑتا ہے اور آپ کو اپنا جاب یا مقصد کو جاری رکھنا پڑتا ہے۔

Level 5 یہ ہے کہ جتنا اپنا کام کریں گی اپنے گھر والوں کی مدد کریں گی تو یہ صدقہ چلتا رہے گا۔ ابھی جن استینٹ ہیلتھ آفیسرز نے کامیابی سے کورس پاس کیا ہے ان کو ایک مرتبہ پھر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جو استینٹ ہیلتھ آفیسرز ہیں آپ نے بہت اچھا نیک پروفیشن جوانہ کیا ہے اس کا معاوضہ بھی ملے گا۔ معاوضہ جائز ہے معاوضہ حلال ہے معاوضہ آپ کا حق ہے۔ آپ کا کہ جس میں سے آپ نے یہ ابھی گریجویشن لے لی ہے اب آپ اس میں جتنی Skill حاصل کریں گی وہ آپ کی Value بڑھتی جائے گی۔ تو پھر میں آخر میں آپ سب لوگوں کو یہ مبارک باد دیتا ہوں خاص کر کے ہیلتھ آفیسرز جنہوں نے کامیابی سے اپنا یہ کورس مکمل کیا ہے اور میں آنے والی جو ہیلتھ آفیسرز ہیں ان کو بھی ان کی سلیکشن پے اور پھر آپ بھی ان کی طرح ایک دن انشاللہ گریجویشن ہو گی اور میں آپ سب کا ایک بار پھر بے حد مشکور ہو کر آپ نے مجھے یہ موقع دیا ہے۔



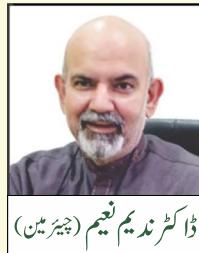
انتہے عرصے سے ایک آر گنائزیشن چل رہی ہے، اس کا مقصد ہے کہ وہ اپنے objective میں نہ صرف کامیاب ہو رہی ہے بلکہ بہترین طریقے سے کامیاب ہو رہی ہے۔ اور میں آپ سب لوگوں کو اس کی مبارکباد دیتا ہوں۔ ابھی جس طرح سے ایک استینٹ ہیلتھ آفیسر نے کہا تھا میں اس کو تھوڑا اس کو Simplify کر دیتا ہوں کہ نیکی کے چار یا پانچ levels ہیں۔ پہلا Level تو یہ ہے کہ کسی ایک انسان سے کسی دوسرے انسان کو نقصان نہ پہنچے۔ 2nd Level ہے کہ آپ سے کسی دوسرے کو فائدہ پہنچے۔ 3rd Level یہ ہے آپ اپنا Interest پس پشت ڈال کے کسی دوسرے کی مدد کریں یعنی ایک چیز ہے جو آپ کو چاہیے لیکن آپ کہتے ہیں کہ نہیں اس کو زیادہ چاہیے میں اس کو کر دیتا ہوں۔ 4th Level وہ ہے کہ کوئی بندہ اگر آپ کو بھی کوئی نقصان پہنچائے یا تکلیف پہنچائے تو جب آپ کا وقت آئے تو آپ اس کو فائدہ پہنچائیں۔ اور 5th Level کیا ہے؟ صدقہ جاریہ یعنی آپ ایک ایسا کام کر جائیں کہ جو آپ کی آنے والی نسلوں تک آپ کے لئے اس کا اجر ملتا رہے تو میرے خیال میں سلطانہ فاؤنڈیشن جو ہے یہ تینوں ثواب کمار ہی ہے کیوں کہ Level 3, 4, 5 مطابق آپ اپنی مالی مدد آپ اپنا ثانِم دے رہے ہیں۔



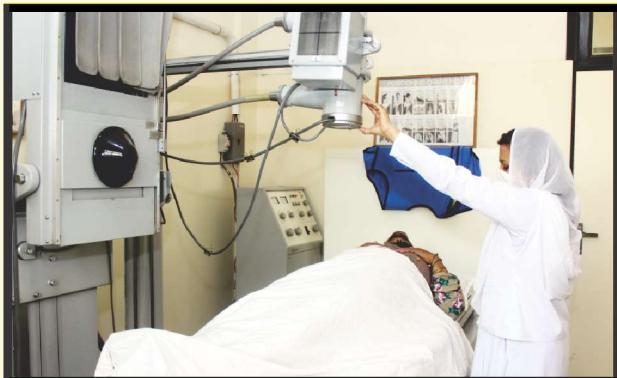
ہم ہر سال تقریباً 35 ہزار مریضوں کا مفت علاج کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر ندیم

فری کلینک کا اجراء 4 مئی 1994ء کو کیا گیا۔ اب تک 10 لاکھ مریضوں کا علاج کیا جا چکا ہے۔ نرنسگ سکول اور فرست ایڈ پروگرام بھی شروع ہے۔ نرنسگ سکول سے اب تک 1600 اسٹudent ہیلتحا آفیسرز فارغ التحصیل ہو چکی ہیں۔

فری کلینک کا سالانہ بجٹ تقریباً ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ بجٹ کا زیادہ تر حصہ مخیر خواتین و حضرات کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔



ڈاکٹر ندیم نعیم (چیرین)



اصلاح فکر ٹرسٹ (سلطانہ فاؤنڈیشن) فری کلینک
فراش ٹاؤن، لہتراڑ روڈ، اسلام آباد۔ 051-2329150

علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت پا رب!



حضرور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ”دس میں سے نو حصے رزق تجارت میں ہے۔“

آج کی بات: پیارے نئھے منے ساتھیو! السلام و علیکم! دنیا میں ہم سے بہت سی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ جس کی بناء پر ہمارے دوست و احباب ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور ہم صرف ایک لفظ سوری، بول کر انہیں راضی کر لیتے ہیں۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بہت احسانات ہیں جن میں ایک بھی ہے کہ جو بندہ کوئی گناہ یا غلطی کر لیتا ہے اور پھر اگر سچے دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور معافی کا طلبگار ہوتا ہے۔ اس بندے کو معاف کر دیتا ہے، بشرطیکہ دوبارہ وہ اس گناہ کی غلطی کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔ (آپ کی باجوہ رفتہ رشید)

اوپر کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا۔ زمین دار کے نوکر مٹی پھینکتے رہے اور کتا اسے اپنے بدن سے ہٹا ہٹا کر اوپر آتا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے کتنے نے چھلانگ لگائی اور باہر آگیا۔ یہ دیکھ کر زمیندار تعجب اور حیرانی سے کہنے لگا۔ اس حکایت سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جب لوگ ہمیں بے کار سمجھ کر ہمیں مٹانا چاہتے ہیں تو فیصلہ ہمارے پاس ہوتا ہے کہ ہمیں اس مٹی میں دفن ہونا ہے یا بہادری سے اس مٹی کے اوپر کھڑے ہو کر باہر کی طرف چھلانگ لگا کر کا میاب ہونا ہے۔

(محمد جنید راؤ، کراچی)



بچے من کے سچے

پرانے وقتوں کی بات ہے۔ ایک صاحب بوڑھے ہو گئے۔ انہوں نے اپنے لاڈلے بیٹھے کو اعلیٰ تعلیم دلا کر خوب قابل بنادیا۔ سردی کے موسم میں ایک دن گھر کے صحن میں باپ بیٹا بیٹھے دھوپ لے رہے تھے۔ صبح کا وقت تھا اور سورج کی کرنیں چھرے پر پڑ رہی تھی۔ اتنے میں ایک کواڑتا ہوا باورپی خانے کی دیوار پر بیٹھ گیا، تو باپ نے بیٹھے سے پوچھا، ”بیٹا! یہ کیا چیز ہے؟“

بیٹھے نے کہا، ”ابا جان! یہ کوا ہے۔“

چند منٹ بعد باپ نے پوچھا، ”بیٹا! یہ کیا چیز ہے؟“

بیٹھے نے حیرت سے کہا، ”ابا جان! یہ کوا ہے۔“

پھر جب تھوڑی دیر گزری تو باپ نے پوچھا، ”بیٹے! بتانا یہ کیا ہے؟“

بیٹھے نے کہا، ”ابا جان! ابھی تو آپ کو بتایا تھا کہ یہ کوا ہے۔“

تھوڑی دیر بعد باپ نے پھر سے بیٹھے سے پوچھا، ”بیٹا یہ کیا ہے؟“

بیٹھے کے لبھے میں تبدیلی آگئی اور اس نے جھٹک کر کہا، ”ابا جان! یہ کوا ہے کوا۔“

پھر کچھ دیر بعد جب باپ نے پوچھا، ”بیٹا! یہ کیا ہے؟“

روشن خیالات

حضور اکرم ﷺ کا فرمان:

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر حمّنہیں کرتا جو لوگوں پر حمّنہیں کرتا۔“
(بخاری و مسلم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ نادانوں کی بات پر تحمل کرنا عقل کی زکوٰۃ دینا ہے۔

شیخ سعدی کا قول: سب سے بڑی اور عمدہ دولت قناعت ہے۔

علامہ اقبال کا قول: زندگی ایک جدوجہد ہے۔

شہید حکیم محمد سعید: سمندر کی اہمی اور وقت کسی کا انتظار نہیں کرتیں۔
ارسطو: کام کرنے سے ہی آپ کام سیکھ سکتے ہیں۔



ایک حکایت

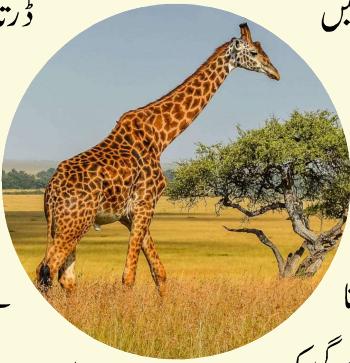
ایک زمیندار کا کتا بہت گھرے گڑھے میں گر گیا۔ نوکروں نے مل کو شش کی، مگر ناکام رہے۔ اب آخر انہوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ اس کتنے کو اس گڑھے میں ہی دفن کر دیتے ہیں۔ زمیندار نے اپنے آپ کو تسلی دی اور نوکروں نے گڑھے میں مٹی ڈالنا شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر کتا بہت پریشان ہوا اور زور سے بھونکے لگا اور پھر اچانک خاموشی ہو گئی۔ کچھ



دیر بعد کتنے کے خاموش ہوتے ہی زمین دار نے اندر جھانکا اور دیکھا کہ جیسے ہی مٹی کتنے پر گرتی ہے وہ اسے اپنے جسم جاڑ لیتا ہے اور اس مٹی کے

حیرت انگیز جانور

زرافہ: زرافہ دنیا کا سب سے دراز قامت یعنی اونچائی میں سب سے بڑا چاپا یہ ہے۔ برا عظیم افریقہ میں پایا جانے والا یہ جانور اپنے لمبے قد کی وجہ سے کسی سے نہیں ڈرتا اور جنگل میں چاہے وہاں ہے۔ جنگل کا سے چھیڑ چھاڑ کرنے سے ڈرتا سر سے لے کر کمر تک جان کر حیرت ہو گی کہ زرافے کی ریڑھ کی ہڈی کی مہروں کی تعداد ہی ہے جو انسان میں ہوتی ہے۔ قد اٹھا رہ فٹ تک ہوتا ہے۔ اگلی ٹانگیں، پچھلی ٹانگوں سے زیادہ لمبی ہوتی ہیں۔ اس کے چھوٹے چھوٹے سینگ ہوتے ہیں جن کے اوپر کھال بھی ہوتی ہے اور بال بھی موجود ہوتے ہیں۔ کیکروں غیرہ کے پتے شوق سے کھاتا ہے۔ پانی کے بغیر بہت عرصے تک زندہ رہ سکتا ہے۔



زیبرے: برا عظیم افریقہ میں زیبرے کی تین اقسام پائی جاتی ہیں۔ زیبرے کی ایک قسم گراس لینڈ ہے جو افریقہ کے اسلامی ملک تنزانیہ میں کثرت ہیں۔ یہ کے وسیع رہتے ہیں۔ کی رفتار کافی تیز ہوتی ہے۔ اس کے سیاہ دھاریاں انسانوں کے فنگر پر نہ کی مانند ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ گراس لینڈ زیبرے کی طرح دولتی مار کر اپنا دفاع کرتے ہیں۔ اس کی شکل و



اب بیٹی سے رہانہ گیا اور آخر کہنے لگا، ”آپ ایک ہی بات بار بار پوچھ رہے ہیں۔ کئی مرتبہ تایا ہے کہ یہ کوا ہے۔ اب بھی آپ کی سمجھ میں نہیں آ رہا۔“

بیٹی نے باپ کو ڈانٹنا شروع کر دیا۔ ٹھوڑی دیر بعد ابا جان اُٹھے اور کمرے سے اپنی پرانی ڈائری لے آئے اور اس کا ایک صفحہ کھول کے بیٹی کو دکھاتے ہوئے کہا، ”بیٹا! ذرا یہ پڑھنا، کیا لکھا ہے؟“

بیٹی نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا، ”آج میرا چھوٹا بیٹا صحن میں بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک کوا آیا، تو اس نے دس مرتبہ پوچھا کہ ابا جان! یہ کیا ہے۔۔۔۔۔ تو میں نے بھی دس ہی مرتبہ جواب میں کہا کہ پیارے بیٹے! یہ کوا ہے۔۔۔۔۔ اور مجھے اس معصومانہ ادا پر بڑا پیار آیا۔“

باپ نے پیار بھرے انداز میں کہا، ”بیٹا! باپ اور بیٹے میں یہی فرق ہے، جب تم بچے تھے تو تم نے مجھ سے دس دفعہ پوچھا اور میں نے دس ہی مرتبہ بالکل اطمینان سے نہ صرف جواب دیا، بلکہ میں سے اس ادا پر پیار بھی کیا، آج میں نے تم سے صرف چار مرتبہ پوچھا تو تمھیں غصہ آ گیا۔“

(راناسعد، بورے والا)



کوئئہ کے بعض پھاڑی خطوں اور بہاول پور کے زرخیز صحرائیں نظر آتی ہے۔ یہ انہائی تیز رفتار جانور ہے، جو 80 کلومیٹر فی گھنٹے تک دوڑ سکتا ہے۔ اُڑیاں ہر ہماری جنگلے حیات کا قیمتی اثاثہ ہے۔



چارسینگوں والا ہرن: یہ چارسینگوں والا انوکھا ہرن ہے جو بونگل دلیش کے جنگل 'سندر بن' میں پایا جاتا ہے۔ یہ ہرن تیز رفتاری سے دوڑ سکتا ہے۔



صورت چھوٹے گھوڑے جیسی ہوتی ہے، لیکن ٹانگیں پتلی ہوتی ہیں۔ زیرے کی نسل اب معدوم ہونے کے قریب ہے۔



عربی گائے: سعودی عرب کا پیشتر علاقہ خبر صحراء ہے۔ یہاں دنیا کا چوتھا بڑا صحراء ربع الخالی ہے۔ اس ریاست میں بے شمار قسم کے جانور بھی رہتے ہیں۔ جن میں یہ 'عربی اور کس' نمایاں ہے۔ یہ دنیا میں سب سے لمبے سینگوں والا گائے نما جانور ہے۔



سات دن

ہفتہ میں اتوار آرام کے لیے خوش ہو کے پھر جائیں گے پیر سے پھر کام کے لیے منگل کے بعد بدھ گیا اور آئی جمعرات خھڑو کر لیں بیٹھ کر مقصد کی کوئی بات روز جمعہ جب آگیا، بخشش کے در کھلے مسجد کی سمت جتنے نمازی تھے چل دیے آخر یہ ہفتہ آگیا خوشیاں سمیٹ کر نکلے ہیں گھر سے گھونٹنے، لستے لپیٹ کر گزرے ہیں اس طرح سے سب ایام دوستوں! بیٹھے ہیں ختم کر کے سارے کام دوستوں!

(ضیاء فراشوی)



شجری کینگرو: شجری کینگرو یعنی درختوں پر رہنے والے یہ مخصوص کینگرو ساری دنیا میں صرف نیوگنی اور شمالی آسٹریلیا میں پائے جاتے ہیں۔ ان کا قد ایک بڑے خرگوش کے برابر ہوتا ہے۔ درختوں کے پھل اور ریچ وغیرہ ان کی خوراک ہے، اس لیے کینگرو کی نسل اپنی زندگی کا پیشتر حصہ درختوں پر رہ کر گزارتی ہے۔ یہ دیکھنے میں بہت پیارے اور بھولے بھالے لگتے ہیں۔ جیب نما تھیلی میں بچ پالنا اور ان کی پرورش کرنا ہی اسے کینگرو کے خاندان میں شامل کرتا ہے۔



اُڑیاں: یہ ہرن کی ایک خاص اور کم یاب قسم ہے جو ایران کی صحرائی خطوں سے لے کر برصغیر کے مختلف نیم صحرائی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ ہرن کی حسین ترین نسلوں میں سے ایک ہے، جو اب معدومیت کے قریب ہے۔ پاکستان میں یہ نوع

ایک صاحب نے اپنے دوست سے کہا، ”میرا بال بال قرض میں جکڑا ہوا ہے۔“

دوست نے کہا، ”اس سے نجات کی ایک ترکیب بہت آسان ہے۔“ پہلے دوست نے جیرانی سے پوچھا، ”وہ کیا ہے؟“ دوسرے نے مشورہ دیا، ”بال کٹو اکر گنجے ہو جاؤ۔“

کھلتے چہرے



محمد مظہر، اسلام آباد



قصیٰ بنت احمد۔ اسلام آباد

مسکراتے

گاؤں والے کہیں سے چاقو لے کر ملا نصیر الدین کے پاس آئے اور بولے، ” بتائیے اسے کیا کہتے ہیں؟“ ملا نے جواب دیا، ” یہ آری کا بچہ ہے، اس کے ابھی دانت نہیں نکلے۔“

مالک مکان: اس دیوار پر لکھ دو کہ بہاں لکھنے والے کو گرفتار کیا جائے گا۔ پینٹر: جناب میں نہیں لکھ سکتا میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔

ایک آدمی ایک بچے کو لے کر جام کی دکان پر پہنچا۔ پہلے اس نے اپنے بال کٹوائے۔

پھر جام سے بولا، ” تم بچے کے بال کاٹو، اتنی دیر میں برابروالی دوکان سے سودا خرید لاؤ۔“

بچے کی جماعت بنانے کے بعد جام نے بچے سے کہا، ” بہت دیر ہو گئی، تمہارے والد صاحب ابھی تک نہیں آئے۔“

بچے نے جواب دیا، ” وہ میرے والد تو نہیں تھے۔ میں گلی میں کھیل رہا تھا۔ کہ وہ میرے پاس آ کر بولے چلو میں مفت میں تمہاری جماعت بناؤں۔“

چھوٹے بچوں کی کلاس میں ماسٹر صاحب نے بچوں سے کہا، ” میں آپ کو جنت میں جانے کا راستہ بتاؤ گا، آپ میں سے کون کون جنت میں جانا چاہے گا۔“

آدھے بچوں نے ایک ساتھ بولا، ” امی نے کہا تھا کہ ہم سکول سے سیدھے گھر واپس آئیں۔“

نورین باجی کا باور پھی خانہ

واصٹ چکن کڑاہی



تیاری کا مکمل وقت: 15 منٹ

پکنے کا وقت: 30 منٹ

6 افراد کیلئے

Ingredients - اجزاء

- 1- مرغی کا گوشت 1 کلو، 2- لہسن، اور کپسٹ 1 کھانے کا چچہ، 3- ہری مرچیں (چوپ کر لیں) 5 عدد، 4- سفید مرچ پاؤڈر 1 چائے کا چچہ،
- 5- نمک حسب ذائقہ، 6- ہی 1 کپ، 7- کریم 1 کپ، 8- ثابت دھنیا (کٹا ہوا) 1 چائے کا چچہ، 9- ثابت زیرہ (کٹا ہوا) 1 چائے کا چچہ،
- 10- ہر ادھنیا (چوپ کیا ہوا) 1 کپ، 11- گرم مصالحہ پاؤڈر 1/4 چائے کا چچہ، 12- تیل 1 کپ۔

ترکیب

1 سوس پین میں تیل گرم کر کے لہسن اور کپسٹ اور مرغی کا گوشت ڈال کر فرائی کریں۔ 2- گوشت کا پانی خشک ہو جائے تو دہی پھینٹ کر ڈالیں اور ڈھک کر پکائیں۔ 3- تیل الگ ہونے لگنے کے بعد نمک، سفید مرچ پاؤڈر، ہری مرچیں، گرم مصالحہ پاؤڈر، کٹا ہوا دھنیا اور زیرہ ڈال کر تھوڑا بھونیں۔ 4- کریم اور ہر ادھنیا ڈال کر 1 منٹ ہلکی آنچ پر پکائیں۔ 5- نان یا تافان کے ساتھ شروع کریں۔

عطیات

الحمد لله! تعمیر انسانی کا جو شن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید مخیر خواتین و حضرات کی شمولیت کو تدریک نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لئے باعث تقویت ہے۔ (ڈاکٹر نعیم غنی ڈائیکریٹ میٹریشن)

دسمبر 2021، جنوری 2022ء

ٹرسٹ ممبرز

ڈاکٹر سعدیہ ندیم	فرینڈز آف فاؤنڈیشن، اسلام آباد۔ 5,700 روپے۔
مسنون صدیقہ نعیم	فرینڈز آف فاؤنڈیشن، اسلام آباد۔ 1,000 روپے۔
ڈاکٹر ندیم نعیم (چیئرمین)	فرینڈز آف فاؤنڈیشن، اسلام آباد۔ 10,000 روپے۔

نقد عطیات

ڈاکٹر احمد رشید غنی، اسلام آباد۔	فرینڈز آف فاؤنڈیشن، اسلام آباد۔ 500,000 روپے۔
----------------------------------	---

میریل عطیات

مسنون عائشہ و سیم، کراچی	مسنون شریف منہاس میڈیسین	6,000 روپے۔
ڈاکٹر صدف گل	المحبی ایجو کیشن ٹرسٹ، راولپنڈی۔	19,000 روپے۔
ڈاکٹر طاہر فاروق	ڈاکٹر سامیہ احمد، اسلام آباد۔	1,00,000 روپے۔
ڈاکٹر عاصم سلیمان، امریکہ۔	مسٹر سلیم طارق، اسلام آباد	1,72,000 روپے۔
ڈاکٹر سید جاوید اختر، اسلام آباد	استعمال شدہ کپڑے	5 کتابیں
فرینڈز آف فاؤنڈیشن، اسلام آباد۔	ڈاکٹر سید جاوید اختر، اسلام آباد	5,000 روپے۔

Accounts

Title: Sultana Foundation
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160)

IBAN: PK02SONE0016020005255978
Soneri Bank Limited

Title: Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust
A/C# 3008674758 (Branch Code: 2067)

IBAN: PK31NBPA2067003008674758
NBP - National Bank of Pakistan

تعلیمی کفالت میں حصہ دار بنئے!

الحمد لله! تعمیر انسانی کا جو مشن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید مخیر خواتین و حضرات کی شمولیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحتی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لئے باعث تقویت ہے۔ (ڈاکٹر نعیم غنی ڈائریکٹر ایمنیٹریشن)



Student Sponsorships

School Students	Monthly	Annual
Girls College Students	Rs: 1,600/-	Rs: 19,200/-
Science/Commerce – College Students	Rs: 2,100/-	Rs: 25,200/-
Institute of Technology Students	Rs: 2,400/-	Rs: 28,800/-
M.Com Students (Masters)	Rs: 2,400/-	Rs: 28,800/-
Special Children School Students	Rs: 5,000/-	Rs: 60,000/-
Vocational Students	Rs: 3,200/-	Rs: 38,400/-
Out-of-School Children	Rs: 2,000/-	Rs: 24,000/-
Nursing/Assistant Health Officer Student	Rs: 1,300/-	Rs: 15,600/-
	Rs: 3,000/-	Rs: 36,000/-

Till Matric
1-4 years
1-4 years
1-3 years
1-2 years
Till Matric
1 Year
Till Primary
1 Year

Take your part in this National Responsibility - Enable the future generations with Education

Accounts

Title: Sultana Foundation
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160)

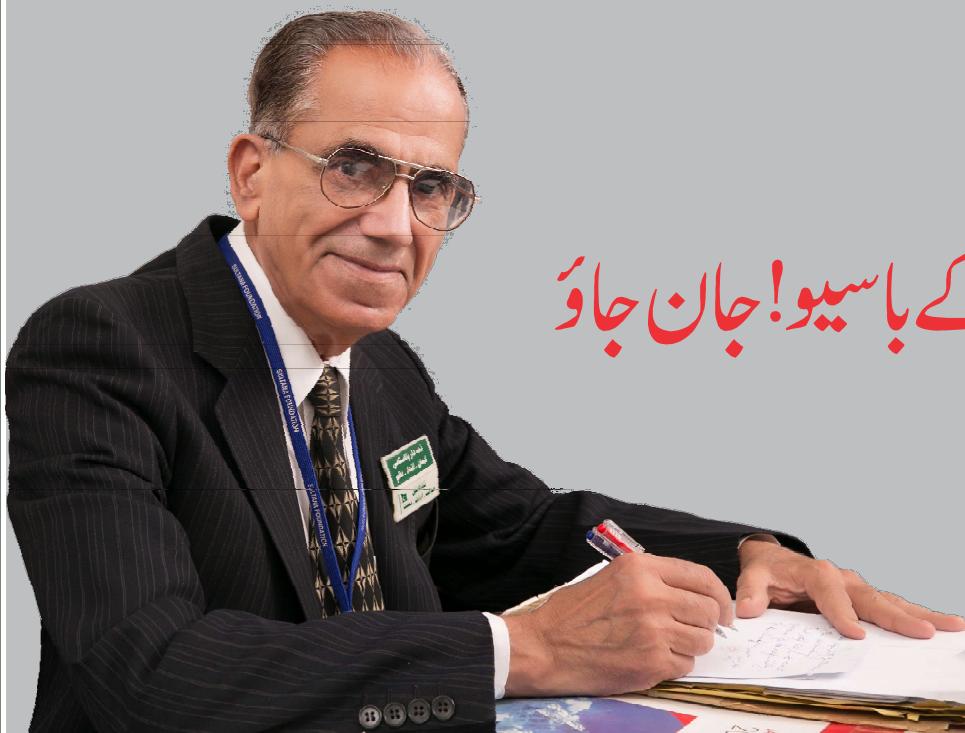
IBAN: PK02SONE0016020005255978
Soneri Bank Limited

Title: Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust
A/C# 3008674758 (Branch Code: 2067)

IBAN: PK31NBPA2067003008674758
NBP - National Bank of Pakistan

سلطانہ فاؤنڈیشن، سکول آف اسٹشنٹ ہیلتھ آفیسر کے 25 دیس چیک کی تقریب تقسیم اسناد مورخہ 22 جنوری 2022ء کو SBS آئینوریم میں منعقد کی گئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی میجر جزل (ر) افتخار حسین صاحب نے طالبات میں اسناد تقسیم کیں۔





خوبصورت وطن کے باسیو! جان جاؤ آپ کی نجات

جہالت سے نکلنے میں ہے۔

غربت سے نکلنے میں ہے۔

علم حاصل کرنے اور محنت کرنے میں ہے۔

اس وطن کو بنانے کے لئے اور پروقار مقام پر پہنچانے کے لئے اپنا سب کچھ علم حاصل کرنے میں گادو۔

خود اپنے کردار سے اپنی توقیر بنو۔

یہ وطن تمہارا ہے۔ تم ہی اس کی شان ہو اور تم ہی اس کی پہچان ہو

ایسا وطن جہاں قانون اس کی پہچان ہو
یقین اس کی جان ہو

اتحاد اور ہم آہنگی اس کی منزل ہو

تعییم اس کا بادبان ہو
تنظیم اس کی بنیاد ہو

جہاں ہر شہری کے لئے ضروریات نشوونما فراواں ہو۔